THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Thursday the May 15, 2025

(350th Session)

Volume VI, No.02

(Nos. 01-06)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume VI SP.VI (02)/2025

No.02 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Oath taking and signing of the Roll of the Members by the Member Elect, Syed Waqar Mehdi 2
3. Point of order raised by Senator Syed Shibli Faraz (Leader of the Opposition) regarding elections for the vacant seats of the Senate of Pakistan 3
   - Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law & Justice 3
4. Leave of absence 6
   - Senator Syed Waqar Mehdi 8
5. Presentation of Report of the Standing Committee on Finance and Revenue on [The off the Grid (Captive Power Plants) Levy Bill, 2025] 9
6. Presentation of Report of the Standing Committee on Law and Justice on [The Civil Courts (Amendment) Bill, 2025] 10
7. Presentation of Report of the Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The Nexus International University of Health Emerging Sciences and Technologies, Islamabad Bill, 2025] 10
8. Consideration and Adoption of Report of Senate Standing Committee on Finance and Revenue on the Money Bill [The off the Grid (Captive Power Plants) Levy Bill, 2025] 11
9. Laying of the Annual Reports of the National Commission for Human Rights for the years 2023 and 2024 17
10. Laying of the Annual Report of the Federal Public Service Commission Annual Report for the year 2023 17
11. Consideration and Passage of [The Nexus International University of Health Emerging Sciences and Technologies, Islamabad Bill, 2025] 19
12. Discussion of the Motion under Rule 218 regarding the recent escalation of hostility by India and the swift and effective response by the Pakistani Armed Forces 21
    - Senator Sherry Rehman 21
    - Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the Opposition 27
    - Senator Mohammad Ishaq Dar, (Leader of the House/ Deputy Prime Minister) 34
13. Resolution moved by Senator Azam Nazeer Tarar condemning India for unprovoked strikes against Pakistan 54
    - Senator Aimal Wali Khan 58
    - Senator Rubina Qaim Khani 64
    - Senator Amir Waliuddin Chishti 66
    - Senator Saifullah Abro 68
    - Senator Dr.Afnan Ullah Khan 73
    - Senator Syed Masroor Ahsan 76

- Senator Zeeshan Khan Zada 77
- Senator Shahadat Awan 80
- Senator Sardar Al Haj Muhammad Umer Gorgaij 81

14. Senator Nadeem Ahmed Bhutto 82

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES
Thursday, the May 15, 2025

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at fifty minutes past three in the evening with Mr. Chairman (Syed Yousuf Raza Gilani) in the Chair.

<u>Recitation from the Holy Quran</u>

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ
حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ
مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ يُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ ۚ وَ
يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَ يُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ
يَّشَآءُ وَ هُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَ هُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ ؕ

ترجمہ: اُس کے آگے اور پیچھے اللہ کے محافظ ہیں جو اللہ کے حکم سے اُس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اللہ اُس (نعمت) کو جو کسی قوم کو (حاصل) ہے نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی حالت کو خود نہ بدلے۔ اور جب اللہ کسی قوم کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرتا ہے تو پھر وہ پھر نہیں سکتی۔ اور اللہ کے سوا ان کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ اور وہی تو ہے جو تم کو ڈرانے اور امید دلانے کے لیے بجلی دکھاتا ہے اور بھاری بھاری بادل پیدا کرتا ہے۔ اور رعد اور فرشتے سب اُس کے خوف سے اُس کی تسبیح و تحمید کرتے رہتے ہیں۔ اور وہی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے۔ اور وہ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور وہ تو بڑی قوت والا ہے۔

سورۃ الرعد (آیات ۱۱ تا ۱۳)

Oath taking and signing of the Roll of the Members by the Member Elect, Syed Waqar Mehdi

Mr. Chairman: Now I will call upon Syed Waqar Mehdi, member elect, to make oath.

سید وقار مہدی، منتخب رکن: بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سید وقار مہدی، صدقِ دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا کہ بحیثیت رکن سینیٹ میں اپنے کارہائے منصبی ایمان داری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین اور قانون اور سینیٹ کے قواعد کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری، سالمیت، استحکام، بہبودی اور خوش حالی کی خاطر انجام دوں گا۔ کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لیے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا۔ اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے۔ آمین۔

(اس موقع پر ایوان میں ڈیسک بجائے گئے)

Mr. Chairman: I now request Syed Waqar Mehdi to sign the Roll of the Members.

(At this moment Member Elect, Mr. Syed Waqar Mehdi signed the Roll of the Members)

(Desk thumping)

Mr. Chairman: I want to make an announcement. The House acknowledges the presence of the following distinguished guests who are present in the visitor's gallery.

1. Mirza Ikhtiar Baig, MNA
2. Mrs. Shahida Rehmani, MNA
3. Mrs. Shagufta Jumani, MNA
4. Mr. Anjum Aqeel, MNA
5. Mr. Anthony Naveed, Deputy Speaker Provincial Assembly of Sindh
6. Mr. Asif Moosa, MPA Provincial Assembly of Sindh

7. Chaudhry Manzoor Ahmed, Former MNA

(Desk thumping)

Point of order raised by Senator Syed Shibli Faraz (Leader of the Opposition) regarding elections for the vacant seats of the Senate of Pakistan

سینیٹر سید شبلی فراز (قائد حزب اختلاف): میں وقار مہدی صاحب کو اس House کے ممبر بننے پر مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں اور اُنہوں نے ہمارے ایک ہر دل عزیز سینیٹر تاج حیدر صاحب کی جگہ لی ہے۔ جناب! میں یہ ایک مختصر سی بات کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ جب سینیٹ کی سیٹ خالی ہوئی تو within 30 days ہمارے سندھ سے بھائی elect ہو کر آئے، بلوچستان سے قاسم صاحب elect ہو کر آئے، پنجاب میں انتیس مئی کے لیے election schedule announce ہو گیا ہے لیکن خیبر پختونخوا، کیا ایسا اس میں ہے کہ ہم اس کو پاکستان کا حصہ نہ سمجھیں یا کیا ہے کہ وہاں پر elections نہیں ہو رہے۔ اس ایوان میں خیبر پختونخوا کی نمائندگی نہیں کرنے دی جا رہی ہے۔ میں یہ point register کرنا چاہ رہا ہوں کہ اس سے اچھا message نہیں جاتا بلکہ اتفاق یہ ہے کہ جو نو منتخب سینیٹرز ہیں، اس سے اور بھی یہ معاملہ expose ہوا ہے کہ باقی صوبوں میں Constitutional requirements کے مطابق elections ہو رہے ہیں جبکہ خیبر پختونخوا کے جمہوری حق کو deny کیا جا رہا ہے۔ خیبر پختونخوا کے عوام کی نمائندگی نہیں کرنے دی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے خط بھی لکھا ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بات افسوسناک ہے اور کسی حد تک شرمناک بھی ہے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you Minister for Law & Justice.

Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law & Justice

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: شکریہ، جنابِ چیئرمین! Honourable Leader of the Opposition نے اس پر آج سے کوئی تین ہفتے پہلے یہ point یہاں پر اٹھایا تھا۔ legal domain کے اندر رہتے ہوئے جواب دیا تھا۔ میں پھر repeat کیے دیتا ہوں کہ چیئرمین سینیٹ نے اپنا آئینی کردار ادا کر دیا۔ آپ نے یہ معاملہ Election Commission of Pakistan کو refer کر دیا۔ Election Commission of Pakistan ایک آئینی

ادارہ ہے اور ہمارے Rules of Business کے تحت کوئی ایسی چیز جو ایسے اداروں کے پاس زیرِ التوا ہو، ہم کسی قرارداد کے ذریعے اس پر انہیں direct نہیں کر سکتے کہ آپ اس طرح سے کریں۔ Moreover, خیبر پختونخوا میں الیکشن نہ ہونے کی وجہ خیبر پختونخوا حکومت کا اس وقت اجلاس نہ بلانا اور election شیڈول کو honour نہ کرنا تھا۔ اس پر پھر litigation شروع ہوئی جو Peshawar High Court سے ہوتی ہوئی اب Honourable Supreme Court میں زیرِ سماعت ہے، case day-to-day basis پر چل رہا تھا۔

سنی اتحاد کونسل کے جو وکیل ہیں جو کہ ایک by-product ہے، پاکستان تحریک انصاف کا، معذرت سے، ان کے وکیل نے عدالت سے استدعا کی ہے کہ انہیں مقدمے کی تیاری کے لیے کچھ وقت درکار ہے۔ the matter is now fixed for Tuesday جو کہ اگلے ہفتے کی منگل کے روز سماعت کے لیے مقرر ہے۔ اس میں فیصلہ ہونا ہے کہ اس صوبے کی reserved seats ہیں اور Senate elections ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ کچھ باتیں میں نے عرض کی تھیں on the floor of the House یہ کہا تھا کہ ہم اگر relevant quarters جو private parties involved ہیں انہیں کہہ سکیں کہ early hearing file کر دیں، early hearing کی حد تک معاملہ ہو گیا case fix ہو گیا ہے۔ ایک 13 رکنی larger bench اس پر سماعت کر رہا ہے اور منگل والے دن میرے خیال میں case fix ہے۔ ایک sub judice matter ہے جو ملک کی اعلیٰ ترین عدالت میں زیرِ التوا ہے۔ اس پر اس سے زیادہ بات نہیں کرنی چاہیے۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: I have to make an announcement, please take your seats. I have to make the announcement. This House welcomes the students along with the faculty members of Lahore School of Law, who are sitting in the visitor's gallery. I welcome you.

(At this stage, the House recognized the presence of students along with faculty members of Lahore School of Law)

جناب چیئرمین: پہلے Leave of Absence لے لیں۔ چار معزز اراکین کھڑے ہوئے ہیں.Yes, please

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب چیئرمین! شکریہ۔ Honourable Minister sahib جان بوجھ کر دو باتوں کو mix کر رہے ہیں۔ ایک وہ جو ہمارے elections ہونے تھے as of 2024 یا 2023 میں ہونے تھے regarding Senate وہ پورے کا پورا بند ہے۔ اس process کو الگ کردیں جن کا یہ reference دے رہے ہیں۔ یہ ثانیہ نشتر صاحبہ کا ریفرنس ہے that is a separate thing اگر ہم یہاں کھڑے ہو کر ہمارے Honourable Minister کی غلط بیانی کریں گے وہ اس طریقے سے بات کریں گے کہ دو چیزوں کو mix کرکے جو صحیح چیز ہے اس کو دوسرے کے ساتھ کریں گے تو جناب والا! یہ غلط ہے۔ یہ آپ کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی پتا ہے۔ یہ غلط ہے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please take your seat. Law Minister will also respond.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: وہ میرے بڑے بھائی ہیں۔ اگر یہی بات آپ پیار سے ایک مہذب لہجے میں بغیر جھگڑا کیے کہہ دیتے۔۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: No cross talk, please.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! میرا ظرف مجھے اجازت نہیں دیتا کہ میں آواز یہاں دے جاؤں اور پھر یہاں پر پھینکوں میرے خیال میں یہ بڑا مہذب ایوان ہے، میں نے خوبصورتی اور دلائل سے بات کی ہے۔ جناب والا! میں نے بتایا ہے کہ وہاں پر اسمبلی کے پورے کے پورے انتخابات ان کا کہنا تھا کہ House incomplete ہے reserved seats نہیں آئیں۔ یہ معاملہ پہلے پانچ رکنی بنچ کے پاس گیا ثانیہ نشتر صاحبہ والا جنابِ چیئرمین! میں نے جواب دے دیا ہے

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ، پہلے آپ کو موقع دیا ہے۔Let him respond.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: مجھے آپ موقع دیں گے you have no authority کہ مجھے بات کرتے ہوئے ٹوکیں۔ آپ نے بڑے سخت الفاظ استعمال کیے، غلط بیانی کے میں نے floor of the House پر جو بات کی ہے وہ اپنے علم اور یقین کے مطابق کی ہے۔ الیکشن کمیشن کی توجیہ ہی ہے وہ ساری انہی مقدمات سے منسلک ہیں۔ مقدمہ fix ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب بات ادھر جاتی ہے تو وہاں پر جواب نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ day-to-day ہو رہا تھا۔ تمام وکلا موجود تھے، اور مقدمہ انتہائی سنجیدگی سے سنا جا رہا تھا۔ سنی اتحاد کونسل کے وکیل پیش ہوئے تو انہوں نے کہا کہ میں نے کچھ درخواستیں دینی ہیں، میں نے کچھ اعتراضات اٹھانے ہیں، مجھے ایک ہفتے کا time دیا جائے۔ ان کو ایک ہفتے کا time مل گیا۔ اب وہ منگل والے دن کے لیے fixed ہے۔ میں جنابِ چیئرمین on floor of the House its my opinion that these cases are interconnected وہاں کا جو سینیٹ کا انتخاب ہے وہ ان cases کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ یہ Election Commission کی تشریح ہے۔ ہمیں یہ اختیار نہیں کہ ایک آئینی ادارے کو ہم direct کر سکیں under the Rules of Procedure which we have enacted. آپ نے بات کر دی وہ register ہو گئی۔ میں نے جواب دے دیا، register ہو گیا۔ جناب والا! ماحول اچھا رکھیں۔ الحمدللہ، اب آگے proceed کرتے ہیں۔

Leave of absence

Mr. Chairman: Senator Qurat-Ul-Ain Marri has requested for the grant of leave for 6th, 8th and 11th March during the 347th session, 25th and 28th April during the 349th session and for 14th May, 2025 during the current session due to official engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Samina Mumtaz Zehri has requested for the grant of leave for the 8th March during the 347th session, and for 22nd and 28th April 2025 during the 349th session, due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Saadia Abbasi has requested for the grant of leave for the whole 346th session, 11th March, during the 347th session and 28th, 29th April 2025 during the 349th session, due to official and personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Rahat Jamali has requested for the grant of leave for 6th and 7th March 2025 during the 347th session, due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Poonjo Bheel has requested for grant of leave for 17th, 18th and 21st February during the 346th session and 6th March during the 347th session and April during the 348th session, and 29th April 2025 during the 349th session, due to official and personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Faisal Saleem Rehman has requested for the grant of leave for 15th April during the 348th session and 14th May 2025 during the current session, due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Liaqat Khan Tarakai has requested for the grant leave for the whole session due to illness. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Rana Mahmood-ul-Hassan has requested for the grant of leave from 25th to 29th

April 2025 during the 349th session, due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Fawzia Arshad has requested for the grant of leave from 25th to 29th April 2025 during the 349th session, due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

جناب چیئرمین: آپ کو سب کی طرف سے مبارک ہو، آپ بات کریں Newly elected Senator.

Senator Syed Waqar Mehdi

سینیٹر سید وقار مہدی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ، جناب چیئرمین! جناب میں اپنی leadership کی مہربانی سے، خاص طور پر چیئرمین بلاول بھٹو زرداری صاحب کی خاص مہربانی سے، President Zardari *Sahib* کی مہربانی سے اور ادی فریال تالپور صاحبہ کی مہربانی سے میں اس ایوان کا دوسری مرتبہ رکن منتخب ہو کر آیا ہوں۔ انہوں نے مجھ پر جس اعتماد کا اظہار کیا ہے، ان شاء اللہ میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ ان کے اعتماد سے بڑھ کر میں ان کے اعتماد پر پورا اتروں۔ میری جو party policy ہے، ملک کی خدمت کا مشن اور ملک و قوم کی فلاح و بہبود کا جو مشن ہے اس کے لیے میری جتنی بھی صلاحیتیں ہیں انہیں میں بروئے کار لے کر آؤں۔

اس کے ساتھ ساتھ میں جس نشست پر ہوں یہ میرے senior اور ہماری پارٹی کے سیکریٹری جنرل سینیٹر تاج حیدر صاحب مرحوم جن کی گزشتہ دنوں ایک بیماری کے باعث وفات ہو گئی، ان کی اس پارلیمنٹ کے لیے، اس ایوان کے اندر، ملکی سیاست میں، پارٹی میں اور جمہوریت کے لیے جو جدوجہد ہے اس کے لیے میں انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ وہ ایسے انسان تھے، چاہے اس طرف کے لوگ بیٹھے ہوں یا اس طرف کے لوگ بیٹھے ہوں یا اس ایوان سے جو باہر ہیں ہر شخص ان کی عزت کرتا تھا۔ اگر کسی نے ان سے تلخ بات بھی کی تو انہوں نے بہت محبت سے اس کا جواب دیا اور party cause کے لیے وہ جتنے دھیمے انداز میں بات کرتے تھے، جس طرح سے وہ اپنا کام کرتے

تھے، ہم انہیں ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ تاج حیدر صاحب کو نہ پارٹی اور نہ پارٹی کے کارکنان فراموش کریں گے اور انہوں نے جو کام یا مشن ادھورا چھوڑا ہے اسے ان شاء اللہ تعالیٰ ہم آگے بڑھائیں گے۔

جناب چیئرمین! آپ نے دیکھا کہ گزشتہ دنوں بھارت نے پاکستان کے خلاف جارحیت کی اور 6-7 مئی کی شب اس نے پاکستان کے مختلف علاقوں پر ریاستی دہشت گردی کی۔ ہمارے civilians کو مارا۔

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحب، ابھی آگے یہ topic آئے گا، اس وقت آپ اظہار خیال کریں۔ ابھی ہم چاہتے ہیں کہ آپ صرف مبارک باد کی حد تک بات کریں کیونکہ آپ ابھی elect ہوئے ہیں اور آپ کا کافی تجربہ ہے۔

سینیٹر سید وقار مہدی: جناب چیئرمین! میں ایک بات اور کرلوں باقی اس پر میں بعد میں بات کرلوں گا، میں صرف یہ کہوں گا کہ بجٹ آنے والا ہے جناب، یہاں ہمارے جو وفاقی وزیر تشریف رکھتے ہیں میں ان سے کہوں گا کہ بجٹ میں غریب، مزدور اور کسان کا خیال رکھا جائے۔ تنخواہ دار طبقے اور pensioners کا خیال رکھا جائے۔ ایک بات کہتا چلوں جو میں نے پہلے بھی اس ایوان میں کہی تھی کہ EOBI جو کہ Ministry of Labour کے ماتحت آتی تھی وہ وزارت devolve ہو گئی ہے لیکن جناب وفاقی حکومت ابھی تک EOBI پر قابض ہے، اس کے اربوں کے فنڈز جو صوبوں کے ہیں وہ انہیں نہیں دیئے جا رہے، مزدوروں کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا ہے اور انہیں ماہانہ دس ہزار روپے پنشن دی جاتی ہے، دس ہزار روپے کچھ بھی نہیں ہیں جناب۔ اس لیے میری گزارش ہو گی کہ بجٹ میں وہ پیسے بھی بڑھائے جائیں، EOBI کو صوبوں کے حوالے کیا جائے، مزدوروں، تنخواہ دار طبقے اور کسانوں کا خیال رکھا جائے۔ بہت شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ Order No.2 سینیٹر سلیم مانڈوی والا صاحب، ان کی جگہ سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان صاحبہ۔

Presentation of Report of the Standing Committee on Finance and Revenue on [The off the Grid (Captive Power Plants) Levy Bill, 2025]

Senator Anusha Rahman Ahmad Khan: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ I, Senator Anusha Rahman Ahmad Khan on behalf of

Senator Saleem Mandviwalla, Chairman, Standing Committee on Finance and Revenue present report of the Committee on the Money Bill to impose an off the grid levy on natural gas based captive power plants [The off the Grid (Captive Power Plants) Levy Bill, 2025].

Mr. Chairman: The report stands laid. Order No.3, Senator Farooq Hamid Naek, on his behalf Senator Shahadat Awan, may move Order No.3.

Presentation of Report of the Standing Committee on Law and Justice on [The Civil Courts (Amendment) Bill, 2025]

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan on behalf of Senator Farooq Hamid Naek, Chairman, Standing Committee on Law and Justice present report of the Committee on a Bill further to amend the Civil Courts Ordinance, 1962 [The Civil Courts (Amendment) Bill, 2025].

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.4, Senator Bushra Anjum Butt, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, may move Order No.4.

Presentation of Report of the Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The Nexus International University of Health Emerging Sciences and Technologies, Islamabad Bill, 2025]

Senator Bushra Anjum Butt: I, Senator Bushra Anjum Butt, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training present report of the Committee on a Bill to establish the Nexus International University of Health Emerging Sciences and Technologies, Islamabad [The Nexus International University of Health

Emerging Sciences and Technologies, Islamabad Bill, 2025], laid by Senator Nasir Mehmood on 17th February, 2025.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.5, Senator Saleem Mandviwalla, Chairman Standing Committee on Finance and Revenue, on his behalf Senator Anusha Rahman Ahmad Khan, may move Order No.5.

<u>Consideration and Adoption of Report of Senate Standing Committee on Finance and Revenue on the Money Bill [The off the Grid (Captive Power Plants) Levy Bill, 2025]</u>

Senator Anusha Rahman Ahmad Khan: I, Senator Anusha Rahman Ahmad Khan on behalf of Senator Saleem Mandviwalla, Chairman, Standing Committee on Finance and Revenue, move that the recommendations on the Money Bill to impose an off the grid levy on natural gas based captive power plants [The off the Grid (Captive Power Plants) Levy Bill, 2025], as reported by the Standing Committee, be considered and adopted.

Mr. Chairman: Is it opposed Minister for Law? Not opposed. I now put the motion before the House. Yes, Leader of the Opposition?

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب چیئرمین! میں اس Bill کے بارے میں دو comments کر دوں۔ جناب دیکھیں کہ Captive Power کا جو issue ہے، یہ Captive Power بنیادی طور پر اس وقت کیا گیا جب ہماری industries کو نہ regular basis پر بجلی ملتی تھی، اس میں fluctuations بھی ہوتی تھیں اور دوسرا یہ تھا کہ بجلی بہت مہنگی تھی so, concept of Captive Power came into being and industries were allowed to install Captive Power Plants. اس سے یہ ہوا کہ ان

کی stability اور فراہمی کی chain uninterrupted چلتی رہی اور ساتھ ہی ساتھ میں وہ سستی بھی تھی اور ہماری industry کے products competitive بھی تھے۔

اب یہ جو Bill لایا گیا ہے، چونکہ Captive Power صرف industries استعمال نہیں کرتی ہیں، اسے commercial organizations, housing societies etc. استعمال کرتے ہیں، یہ صرف انڈسٹری استعمال نہیں کرتی ہے۔ 2021 میں کہا گیا چونکہ اس کے plants inefficient تھے اس لیے ان کا audit ہو گا، ہماری حکومت میں یہ ہوا۔ جب وہ audit ہوا اس میں جن کی efficiency acceptable نہیں تھی ان کو کہا گیا کہ وہ اپنے plants کو update کریں اور ساتھ میں co-generation بھی کریں۔ اس سے ان کی investment بھی ہوئی لیکن انہوں نے کی۔ اب exclusively اس کو مہنگا کرنا اور industries پر لگانا، اس سے مراد یہی ہے کہ ہم صرف industry کو جو کہ job creation کرتی ہے جو کہ wealth creation کرتی ہے، ہم اسے ہدف میں لا رہے ہیں۔ اس لیے ہم اس Bill کو اصولی طور پر oppose کرتے ہیں کیونکہ یہ Bill vested interest کے لیے بنایا جا رہا ہے جس سے industries penalize ہوں گی اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ یہ ملک ترقی کرے تو ہر قسم کے ایسے اقدامات کیے جاتے ہیں جس سے یہ discourage ہو۔ جن لوگوں نے اپنے Captive Power Plants پر اتنے پیسے لگائے ہیں اب وہ اسے چھوڑ دیں گے اور نتیجہ یہ نکلے گا کہ ہماری industries جو تھوڑی بہت چل رہی ہیں ان پر بھی ایک negative effect آئے گا اور اس Bill کی بہت negative implication ہو گی کیونکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے بجلی کا استعمال کرنا ہے، جب آپ کی load-shedding ہو رہی ہے، آپ نے اپنے systems صحیح نہیں کیے، آپ نے اپنی transmission lines پر کام نہیں کیا، بجلی کی ترسیل میں رکاوٹیں ہیں اور دوسری طرف انہوں نے Captive Power کا اپنا ہی ایک سلسلہ شروع کیا تھا، ان کی اپنی ہی investment تھی اسے بہت زیادہ discouragement ہو گی، plants بند ہوں گے، industries بھی بند ہوں گی، لوگ unemployed ہوں گے تو ہمیں سمجھ نہیں آتی

ہے کہ اس کی کیا منطق ہے۔ ہمیں منسٹر صاحب ذرا یہ بتائیں کہ اس کے پیچھے ایسا کیا راز ہے جو ہم نہیں سمجھ سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: وزیر قانون صاحب، پہلے mover بولیں گے یا آپ بولیں گے؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: انہوں نے تو report lay کی ہے۔ میں Leader of the Opposition سے بڑے ادب سے یہ expect کر رہا تھا کہ وہ کمیٹی کے رکن ہیں اور آج Senate premises میں ہی تھے، کاش وہ اگر Committee meeting میں بھی چلے جاتے اور یہ ساری باتیں وہاں پر کرتے۔ اس سے باقی لوگوں کو encouragement ملتی ہے، سنجیدگی ملتی ہے کہ وہ بیٹھیں اور committees extended arm ہیں اس House کی۔ کمیٹی کے اندر بیٹھ کر جب آپ vote کرتے ہیں کیونکہ یہاں تو سینیٹ میں voting required نہیں ہے صرف recommendations جاتی ہیں لیکن کمیٹی میں جب آپ recommendations دے رہے ہوتے ہیں تو آپ at least اپنا point of view بھی record کراتے ہیں، اپنا vote بھی دیتے ہیں اور یہ اس report کا حصہ بنتا ہے جو کہ money bill ہے۔ یہ National Assembly کے سامنے جانا ہے تو آج بہت اچھا ہوتا اگر ہمارے بھائی وہاں پر موجود ہوتے ہمیں اور زیادہ خوشی ہوتی یہ ساری باتیں لیکن میں تھوڑا عرض کر دوں۔

Captive Power Plants پر بہت سوچنے کے بعد جیسے انہوں نے خود ہی کہہ دیا کہ ان کے دور حکومت میں بھی یہ proposals start ہوئیں اور پھر ان پر کام ہوا، پھر پچھلے دور میں بھی and finally جو market analysis کیے گئے۔ بے تحاشہ سوچ بچار کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ Captive Power Plants پر جو لاگت آئی تھی، اس سے کافی زیادہ benefits industry کو ملے ہیں۔ یہ جو exemption تھی اور جو benefits تھے ان کی صورت میں۔

جناب چیئرمین! آپ نے جب industry کا پہیہ چلانا ہے تو اس کے لیے غریب عوام کو بھی سامنے رکھنا ہے کہ روزگار ملے گا۔ روزگار والے نے اپنے گھر کا چولہا بھی چلانا ہے۔ بجلی ایک بنیادی ضرورت ہے جو کہ ایک غریب آدمی سے لے کر سرمایہ دار تک سب استعمال کرتے ہیں۔ یہ بھی ان

initiativesمیں سے ایکinitiativeتھا جس کی وجہ سے موجودہ حکومت نے وزیراعظم شہباز شریف کی قیادت میں بجلی کی قیمتوں میں 34% کمی کی، 34%کے قریب کمی ہوئی اور انہوں نے جو پچھلے مہینےannouncementکرکےreductionکی تھی وہ گھریلو صارفین کے لیے تقریباً آٹھ روپےunitتھی۔ اسی طرح صنعتی صارفین اورcommercialصارفین کے لیے بھی بجلی کی قیمت کم کی گئی تھی۔ ابھی گزشتہ دنوں کیونکہ ہماری زیادہ مصروفیت اور دھیان بھارتی حملے کے بعد الحمدللہ ساری قوم ایک ساتھ تھی۔NEPRAنے پچھلے ہفتے بھی پھر ڈیڑھ روپے کی کمی کی ہے، پچھلے صرف دو مہینو ں میں لگ بھگ دس روپے per unitجو کہ ایک ، substantial amountہے جو بجلی کےunitکی قیمت ہے اس میں کمی ہوئی ہے اور وہ ان اقدامات کی وجہ سے ہوئی ہے۔

میں floor of House پر یہ بات ضرور کروں گا کہ یہ decisionکہ ان پرlevyعائد کرنا، یہ فیصلہ وزیراعظم صاحب نے بہت مشاورت کے بعد لیا ہے اور نہ صرف وزیراعظم کے خود اپنے بچے بلکہ بہت سے لوگ جو کہ حکومتی حلقوں میں بیٹھے ہیں یا پارلیمنٹ میں موجود ہیں۔Aisleکے اس پار وہ بھی اسaffectہوئے ہیں۔ ایک طریقہ تو یہ تھا کہ اپنے گھر آرہا پیسا آنے دیں کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن وسیع تر ملکی مفاد میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ enough is enoughجس حد تک ان کی قیمت پوری ہونی تھی یا ان کو جوsupportدینی تھی وہ دی گئی ہے۔ اب جوbenefitsہیں وہ غریب آدمی تک بھی پہنچنے چاہیے، سفید پوش تک بھی پہنچنے چاہیے، lower middle classتک بھی پہنچنے چاہیے۔ جو تنخواہوں میں سے اپنا پیٹ کاٹ کر بجلی کے بل ادا کرتے ہیں اور یہ ان فیصلوں میں سے ایک فیصلہ ہے صرف، پندرہ بیس اورinitiatives بھی لیے گئے ہیں۔ چوری کی روک تھام کے لیے، اسی طرح سے power plants کے ساتھrenegotiateکیا گیا۔ جو کہPTIدور میں یہ طے ہوا کہ ان سے بیٹھ کر بات کی جائے گی لیکن اس کا رنگ تبدیل کرکے اسےInternational arbitrationکی طرف چلادیا گیا جو کہ سال ہا سال ختم نہیں ہونی تھی۔ اس کو بھی ہم نے war footing basisکے اوپرregulateکرکے یہ سارے اقدامات کرکے بجلی کی قیمت میں صرف پچھلے ساٹھ دنوں میں لگ

بھگ دس روپے per unit ہر صارف کے لیے سستا کیا۔ میرے خیال میں ہمیں اس نیت کو اس spirit کو سامنے رکھتے ہوئے اس طرح کے initiative کو support کرنا چاہیے۔

Mr. Chairman: It was discussed in the Standing Committee?

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! جی ہمارا تو یہ money bill ہے یہاں پر Senate کا advisory nature role کا ہے۔ اس کو ہم vote out تو نہیں کر سکتے it would be taken up by National Assembly, Standing Committee میں جو ممبران موجود تھے ساری چیزیں ان کے سامنے Secretary Energy بھی موجود تھے مومن آغا صاحب and I believe finance کے نمائندے بھی موجود تھے۔ یہ ساری گفتگو وہاں پر ہوئی۔

(مداخلت)

سینیٹر سید شبلی فراز: Law Minister کو علم نہیں ہے کہ وہ بات کیا کر رہے ہیں یہ ہی باتیں انوشہ رحمٰن صاحبہ سے پوچھ لیں یہ باتیں exactly committee میں ہمارے ممبران نے کی ہیں۔ میں کمیٹی میں شامل ہوتا ہوں یا نہیں ہوتا یہ میرے اوپر ہے، میں Public Accounts Committee میں تھا۔ اس لیے میری حاضری پر نظر نہ رکھیں۔ بڑی اہم چیزیں ہیں جن کو کرنے کے بجائے point scoring کرکے اور کدھر سے کدھر بجلی کی مہنگائی۔ ہم Captive Power کی بات کر رہے ہیں جو کہ industry پر لگایا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے industries میں ہمارے products مہنگے ہوں گے، industries بند ہوں گی۔ لوگ unemployed ہوں گے اس کی بات کریں۔ اس کو ہم اگر بجلی کی طرف لے کر جائیں گے تو ہم ایک خاص دن پر کھل کر بحث کر سکتے ہیں۔

Mr. Chairman: Senator Anusha Rahman Ahmad Khan you are the mover.

سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: Leader of the Opposition نے جو point out کیا اس کے بارے میں بتائیں۔

سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان: میں اسی pointکے بارے میں بات کر رہی ہو ں جو Leader of the Oppositionنے ابھی highlightکیا ہے۔ Leader of the Oppositionخود تو چلیں کسی وجہ سے نہیں آسکے تھے لیکن محسن عزیز صاحب online تھے اور انہوں نے یہ تمام معاملات اٹھائے اور ان کو بہت مفصل جواب دیا وہاں پر موجود تھے Petroleum Secretaryاور وہاں پر Financeکے Additional Secretary بھی موجود تھے۔ وہاں پر جو گیس کو دیکھتے ہیں وہ بھی موجود تھے۔ ان سب نے ان کے تمام سوالات کے جوابات دیے تھے۔ جب آپ onlineموجود ہوتے ہیں تو آپ کا voteنہیں ہوتا اس لیے یہ bill وہاں سے unanimously passہوا۔ اس بات کو تمام لوگ جانتے ہیں کہ اگر وہ اپنا کوئی note of dissentدینا چاہیں یا اپنی کوئی grievance recordکرانا چاہیں تو ان کو committee meetingمیں اندر بیٹھ کر participateکرنا پڑتا ہے۔ آپ جب onlineآئیں گے تو آپ کا آنا نہ آنے کے برابر ہوتا ہے اس لیے جواب ان کو سارے مل گئے ہیں لیکن اگر ایک issueکے اوپر اتنا passionتھا اور یہ سب کو معلوم ہے کہ یہ bill آج agendaکے اوپر ہے تو باقی تمام meetingکو بالائے طاق رکھ کر کسی اور engagementکو پیچھے رکھ کر اگر committeeکی meeting attendکر لیتے تو ان سارے سوالوں کے جواب مل جاتے۔

Mr. Chairman: He was in the Public Accounts Committee.

سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان: محسن عزیز صاحب تھے اور ان کو تمام جوابات مل گئے and I am sureوہ Leader of the Oppositionکو briefکر دیں گے۔

Mr. Chairman: I, now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No.6. Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Human Rights to move Order No.6.

Laying of the Annual Reports of the National Commission for Human Rights for the years 2023 and 2024

Senator Azam Nazeer Tarar: I, wish to lay before the Senate the Annual Reports of the National Commission for Human Rights for the years 2023 and 2024, as required by sub-section (2) of section 28 of the National Commission for Human Rights Act, 2012.

Mr. Chairman: Report stands laid. Senator Ahad Khan Cheema, Minister for Establishment, please move Order No.7. On his behalf Minister for Parliamentary Affairs, please move Order No.7.

Laying of the Annual Report of the Federal Public Service Commission Annual Report for the year 2023

Tariq Fazal Chaudhary (Minister for Parliamentary Affairs): On behalf of Senator Ahad Khan Cheema, Minister for Establishment, I wish to lay before the Senate the Federal Public Service Commission Annual Report for the year 2023, as required by sub-section (1) of section 9 of the Federal Public Service Commission Ordinance, 1977.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 8. We will now start discussion on the recent escalation of hostilities by India and the swift, resolute, and effective response by Pakistan's Armed Forces in defending the people, sovereignty, territorial integrity and dignity of Pakistan.

The Parliamentary Party leaders are requested to provide names of the speakers of the respective parties. I would request the members not to speak for more than five minutes, so more and more members can participate

in the discussion. Who would like to speak? Leader of the Opposition you want to speak first because Senator Sherry Rehman has requested she has to leave for some important meeting.

(مداخلت)

Mr. Chairman: Senator Sherry Rehman has to leave.

آپ تشریف رکھیں۔ No points of order.جی وزیر قانون صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! یہ lapse کر جائے گا۔ پھر یہ مشترکہ اجلاس میں جائے گا۔ If the Chair permits یہ صرف دو منٹ کا کام ہے۔ پھر اس کے بعد اراکین speeches شروع کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، لیڈر آف دی اپوزیشن! اگر آپ ایک منٹ دے دیں ورنہ یہ lapse ہو جائے گا۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! یہ ایک Private Member کا یونیورسٹی کا Bill تھا۔ اس کے 90 دن کل پورے ہو رہے ہیں۔

Mr. Chairman: But you should be efficient.

یہ تو آپ کو پہلے move کرنا چاہیے تھا۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب چیئرمین! میرا point یہ ہے کہ ہم نے کتنی مرتبہ یہ سنا ہے کہ چونکہ یہ expire ہو رہا ہے۔ اس کی زندگی میں صرف تین سیکنڈ رہ گئے ہیں۔ اس کا یہ ہو رہا ہے اور اس کا وہ ہو رہا ہے۔ جناب چیئرمین! اس ہاؤس کی تھوڑی سی respect ہونی چاہیے۔

Mr. Chairman: I totally agree with you.

سینیٹر سید شبلی فراز: ایک منٹ میں پیش کر دیتے ہیں۔ نہ ہم اس کو دیکھ سکیں اور نہ کوئی move کریں۔ ہم صرف اس کو پاس کریں۔ جناب چیئرمین! اس spirit and tradition کو بالکل discontinue کرنا چاہیے۔

Mr. Chairman: *In Sha Allah* in future we will look into it.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: قومی اسمبلی نے بھی یہ کمیٹی سے پاس کرکے ہمارے پاس بھیج دیا۔ ہمارے پاس جب یہ آیا تو آپ نے کمیٹی کو refer کر دیا تھا۔ کمیٹی کی unanimous report ہے۔ سارا کچھ انہوں نے دیکھا ہوا ہے۔ Report laid ہے۔ Mover کی anxiety ہے کہ اس کا وقت ختم ہو رہا ہے۔ پھر دوبارہ Joint Session میں جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، move کریں۔

Consideration and Passage of [The Nexus International University of Health Emerging Sciences and Technologies, Islamabad Bill, 2025]

Senator Nasir Mehmood: I Senator Nasir Mehmood move the Bill to establish the Nexus International University of Health Emerging Sciences and Technologies, Islamabad [The Nexus International University of Health Emerging Sciences and Technologies, Islamabad Bill, 2025], as reported by the Standing Committee to taken into consideration at once.

Mr. Chairman: I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted unanimously. We now take up second reading of the Bill that is Clause by Clause consideration of the Bill. There is no amendment in Clauses 2 to 47. So, I put these clauses before the House as one question. The question is that Clauses 2 to 47 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 47 stand part of the Bill. There is no amendment in the schedule. So, I will put schedule before the House. The question is that the schedule do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The schedule stands part of the Bill. Now, we take up Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Clause 1, the Preamble and the Title, stands part of the Bill. I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed unanimously. Yes, Senator Sherry Rehman Sahiba, either you have to attend the meeting or you have to preside.

Senator Sherry Rehman: Yes, Sir, I would better attend the meeting and find someone else to preside.

First of all Mr. Chairman, I want to thank the Leader of the Opposition for ceding his time. I am sure he will get a long time to speak and we look forward to hearing that.

Mr. Chairman: He shows magnanimity.

آپ بھی show کیا کریں۔

Senator Sherry Rehman: Yes, very, very. These days, Pakistan has stood united and magnanimous to each other, which is a great hallmark of a united and strong nation. Thank you. Sir, may I just begin?

مجھے کہا گیا ہے کہ آپ نے آدھا انگریزی اور آدھی اردو میں بولنا ہے تو میں جلدی سے کوشش کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جلدی سے انگریزی میں بول دیں۔

Discussion of the Motion under Rule 218 regarding the recent escalation of hostility by India and the swift and effective response by the Pakistani Armed Forces

Senator Sherry Rehman

سینیٹر شیری رحمان: جناب چیئرمین! مجھے شکریہ ادا کرنے دیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے بھی اور میں سمجھتی ہوں کہ سب کی طرف سے یوم تشکر منایا جارہا ہے۔ ہم سب اس میں متحد ہیں کہ جس جذبے سے پاکستانی قوم نے بھارت کے مذموم مقاصد کا سامنا کیا ہے اور ان کی جو campaign پاکستان کو، ان کے الفاظ میں، مسمار کرنے کی ہم نے مٹی میں ملا دی ہے۔ بلکہ ان کو سوچناپڑے گا کہ ان کے ساتھ کیا ہوا۔ اس سے پہلے جناب چیئرمین! میں یہ بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے اور اپنے دوستوں کی طرف سے کہ اس وقت ہماری مسلح افواج نے، خاص طور پر چیف آف آرمی سٹاف، جنرل عاصم منیر کا شکریہ، تمام افواج کا شکریہ، خاص طور پر پاکستان ائرفورس کا شکریہ جن کے شاہینوں نے نئی تاریخ رقم کی ہے۔ جس طرح چیئرمین بلاول نے کہا

in both excellence and aircraft dominance of that field.

Sir, I also want to remind the House that when we are giving thanks, it is to everyone, our civilian martyrs, our military martyrs and all those who stood together despite their political differences and here I thank the Opposition. Mr. Chairman, I am explicitly thanking the Opposition Leadership for standing together, seamlessly they came together without a hiccup. Leader of the Opposition, I am giving you a compliment without a hiccup, you all came together for the resolution that we needed to pass. So I compliment all of you.

جناب چیئرمین: میں پہلی مرتبہ compliment سن رہا ہوں۔

سینیٹر شیری رحمان: جناب چیئرمین! پہلی مرتبہ نہیں ہے۔ ان کو اچھی طرح پتا ہے کہ میں نے ان کو کتنی مرتبہ compliment کیا ہے۔

And so, sir, it is a moment of great pride for Pakistan that Chairman Bilawal Bhutto Zardari stood and, you know, manned one of the international fronts because India had launched a narrative war. India had launched a huge information war like no one has ever seen before in modern combat times. And we all came together to man different fronts. Some of us were on television from 4 a.m. when the attack started first day, Pakistan television as well as international TV. So I want to compliment Prime Minister Mian Shahbaz Sharif for his leadership in this difficult time. I want to compliment Chairman Bilawal Bhutto Zardari for manning the narrative international war in a way that I don't think anyone else quite could have done. I don't say this because he's from my party. I say this in all honesty from all the messages I've received across the country and internationally. I also thank Mr. Chairman, all those who stood up and spoke, all those who came together, including the President Zardari, who came to Islamabad and guided us through this time. He's the Supreme Commander of the Armed Forces and he was visiting our *Ghazis* in hospital yesterday.

سب کا جذبہ بلند تھا اور آخر میں، آخر میں نہیں بلکہ

before, I start quickly, I want to say that we are very grateful to *Shaheed* Zulfiqar Ali Bhutto's vision that today we have a nuclear deterrent. We have a nuclear deterrent and that has saved Pakistan, not in its usage, but in its deterrence capacity. It is he who said, we will eat grass, but we will get the nuclear bomb and he paid with his life for it, as we all know. I also want to thank *Mohtarma Shaheed* Benazir Bhutto, for her foresight and her courage in ensuring that the delivery systems for

those bombs are with us. They are the missiles that she has made sure the country had and as you know, in the 87 hours that this war took place. First of all, Mr. Chairman, it was thrust on us. It was deliberately thrust on us.

جناب چیئرمین! یہ جنگ ہم پر مسلط کی گئی۔

Pakistan is a rational country and *Alhamdulillah* Pakistan emerged as a mature and responsible, not just conventional, but mature nuclear power, both in the Balakot-Pulwama attack as well as this one, 2025 war. What came down from India is completely unacceptable. For three, four reasons, I will take not very long. But first of all, Mr. Chairman, they have said to us across the board that Pakistan, your country is a terrorist before any evidence was found which is against all norms of international law. They pinned an attack, a heinous attack in Pahalgam, killing 26 innocent tourists on Pakistan, without evidence, without any dots linked and to this day, they have been unable to even provide the names of whom they think were responsible for this heinous attack. An invented new name was given of a group I can't even remember it, no one knows that group and they said oh, it's one of your old groups. On that pretext breaking all international laws, covenants of the United Nations and multilateralism, they attacked without warning, without provocation they attacked innocent civilians in the dead of night, on the night of 6th and 7th but what did they face Chairman sahib?

Within one hour, Pakistan Air Force made history. Within one hour, in a battlefield that was very compressed in modern combat history, no one has seen

this kind of war before. It was a war where both combatants, the Indian Air Force and Pakistan Air Force could not see each other physically. They could only see each other on radars. In this compressed battlefield, with less proportion of numbers as you know, Pakistan Air Force gave them a bloody nose and they did that within one hour. Five of their jets were down on the ground. Today we can see the debris of those jets everywhere. India can deny all at once but even the international community has supported evidence for such a breakdown. We attacked the heart of the Indian Air Force system. This was their core new technology. As someone said, as our Air Force very gallantly said, our vice admiral Aurangzeb said this was not about the jets. Those are great jets, those are state of the art jets, it was the pilots. Maybe they were not so trained, he was very kind and very generous and perhaps he is right but our Air Force excelled itself in a narrow envelope of combat fighting and they have made combat history. Everybody is studying what went on here and India does not know what just happened. They are still gathering their intelligence and reconnaissance and in this, the Chinese, who have been all weather iron friends, have emerged as another strategic victor, other than us of course, they have emerged as a strategic victor because it was their aircraft untested in the conventional battlefield and it was their missiles that are now hailed as clear victors in any conventional combat in the world. So, there we are sir.

We now have a new red line of strategic conventional deterrence established, point number one,

India is grappling with. Pakistan has established clear dominance in the tactical field with India's far more expensive force, their defence budget is seven times that of our country. So, this is important to know. New red lines were crossed by them, not by us, totally unprovoked but when we responded, even in the first hour just in defence. This was established but they did not stop, they carried on with multi-domain warfare. UAVs were used, what are known as stand-off weapons which are missiles, first time used in our combat. On both sides they were used and this hot war was the first war that escalated so rapidly since the Kargil war which was in 1998. So, this is the first hot war since then but it escalated very rapidly. India escalated it. Pakistan waited three days, three whole days to respond when our three air bases were attacked in the dead of night again. Pakistan then went out for its response, consolidated, high tactically, combined with great lethality, they responded. They still did not attack civilian populations; their targets were military as is the norm in the rules of war. We abided by the rules of war.

So I congratulate our military and our political leadership and all of us here that we were standing in support. We all deserve but most of all, our armed forces deserve. They also showed tactical and strategic maturity. They did not escalate at any point. So, who has emerged as the irresponsible, conventional and other power? Who was trying to be the region's hegemon? The United States had to intervene after three days. They had to intervene as a third party when they were not really willing to initially but like always, they had to intervene

and this time India could not hide that it was a party to seeking ceasefire. Let me say on record, Pakistan may also have sought a ceasefire because we never sought a war. We don't glorify or glamorize war like their Indian media to the point where the Indian media sir and this is part of one of the war domains now. Information warfare became part of the war instruments. What did they do? They were telling us that you wake up in the morning and Pakistan's map will have changed. You wake up in the morning, Lahore will be attacked at its seaport, (laughing) Lahore doesn't have a seaport, it was a comedy of a bad Bollywood film, a trashy Bollywood film. It wasn't even a smart film. So they have lost a great deal of deterrence and I feel extremely sorry for this embedded media that has said and done this.

Sir, I have a few points to make, I'll try to be as quick as possible. They have weaponized water for the first time which is unacceptable. Their own ally, United States of America, in President Trump's leadership and legacy making leadership ended the war with a cease fire and they have also established which India does not like that Pakistan and India are hyphenated again as military in one parity. They have put that, they don't like that language, Pakistan re-hyphenation with India as a military opponent is established by Kashmir. Thank you very much President Trump, thank you very much for making it an international talking point again which Delhi, New Delhi did not want at all for years and years and years. So, he has done that and he has said I look forward to Pakistan and India sitting to have dinner together and solving their problems. There is nothing wrong with that, Pakistan and

India should have been solving their problems long ago, should not have been shadowing this region with war and conflict but sir what has Narendra Modi said? He said that no, this is not a cease fire, this is a strategic pause. I'd like to see him thumbing his nose again and again at the United Nations like they have done for 40 years. India has thumbed his nose at the United Nations. It is operating outside all international norms.

Let it be said from this whole House and I am sure others will say it better than me that what they have taken as Israel's playbook, they should remember very well we have great sympathies for our brothers and sisters in Palestine but we are not Palestine. We will hit right back and we did that with vigour, lethality and maturity. So thank you very much, don't for one minute think Mr. Narendra Modi, don't for one minute think that we don't have the capacity to strike with our conventional arms right back at you. We don't even have to resort to anything else. So, new conventional deterrence has been established and for that I congratulate all of you. There is a lot more to say but I think others are going to say it better. Thank you.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ لیڈر آف دی اپوزیشن۔

<u>Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the Opposition</u>

سینیٹر سید شبلی فراز (لیڈر آف دی اپوزیشن): بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی) چیئرمین صاحب! شکریہ۔ آج کا جو سیشن ہے، اس میں ہم بالخصوص جو ہمارے ملک پر attack ہوا، ہماری سرحدوں کو challenge کیا گیا، ہمارے حوصلے اور جذبے کو challenge کیا گیا اور وہ challenge کس شخص نے کیا؟ یہ وہ شخص ہے جو کہ RSS ideology کا proponent ہے۔ وہ شخص جو کہ butcher of Gujarat ہے۔ وہ شخص جس نے اپنے گھمنڈ سے انڈیا کو

ایک ایسا narrative دیا کہ وہاں کے لوگوں کو حقیقت سے دور کر دیا۔ یہ گزشتہ جو لڑائی ہوئی ہے، اس میں دو تین چیزیں بڑی اہم ہوئی ہیں۔ ایک یہ کہ نریندر مودی کا جو مکروہ چہرہ تھا، وہ آشکار ہوا۔ دوسرا یہ کہ مودی کا جو narrative تھا، وہ destroy ہوا۔ اس کے علاوہ جس طریقے سے انڈیا نے ایک false flag operation کے ذریعے بغیر تحقیقات کیے ہوئے ہم پر حملہ کر دیا۔

Mr. Chairman: Please take your seats.

سینیٹر سید شبلی فراز: یہ نہیں چاہتے ہیں کہ مودی کے خلاف کوئی بات ہو۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ۔

سینیٹر سید شبلی فراز: یہ بنیادی طور پر نہیں چاہتے ہیں کہ مودی کے خلاف بات ہو۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحب! اگر آپ Leader of the Opposition کو interrupt کریں گے تو پھر ادھر سے بھی interruption ہو گی۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب! یہ نہیں چاہتے اور یہ understandable بھی ہے کیونکہ ہم نے ان کی۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: دیکھیں ایک important issue پر بات ہو رہی ہے۔

Leader of the Opposition! Please address the chair.

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب چیئرمین صاحب! آپ پہلے order in the House لائیں۔

(مداخلت)

سینیٹر سید شبلی فراز: دیکھیں جس موضوع پر بات ہو رہی ہے، یہ لوگ نہیں چاہتے کہ مودی کے خلاف بات ہو۔

جناب چیئرمین: یہ ایک important issue پر بات ہو رہی ہے۔ آج سب خاموش رہیں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جس طرح مودی نے اپنی پوری قوت کے ساتھ ہمیشہ پاکستان کو نقصان پہنچانے کی پوری کوشش کی ہے چاہے وہ international forums ہوں یا اس کے اپنے اندرون ملک کے forums ہوں، اس نے ہر جگہ پاکستان کے مفادات کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ مودی نے یہ بھی ثابت کیا کہ ایک ایسا ملک جو کہ nuclear power ہے، اس نے غیر ذمہ داری کا ثبوت دے کر اور ایک false flag operation کے نتیجے میں پاکستان پر attack کر دیا۔ Indus Waters Treaty کو انہوں نے suspend کر دیا اور اسے suspend کرنا بالکل ایک act of war تھا جس پر ہم نے اپنے joint resolution میں بھی بات کی تھی۔ اس سے دنیا کو یہ بھی ثابت ہوا کہ انڈیا ایک responsible ملک نہیں ہے۔ جو international norms ہوتے ہیں جن میں جتنی بھی states ہیں، international relations کا ایک basic principle ہے کہ states behave in a rational manner لیکن انڈیا نے irrationally behave کیا اور specially اس صورت میں کہ جو اس کا مخالف تھا، وہ بھی nuclear power ہے۔ ان کا بنیادی طور پر یہ خیال تھا کہ اس حملے سے پاکستان کو خاموش کر دیں گے اور دباؤ میں بھی لے آئیں گے۔ دیکھیں ایک طرف مودی کی صورت میں غیر ذمہ دار لیڈر شپ جس نے پاکستان پر attack کر دیا اور اگر ہم بھی یہی کام کرنے لگیں کہ بلوچستان میں جو terrorist activities ہوتی ہیں جیسے recently جو ٹرین کا واقعہ ہوا تھا یا اس کے علاوہ ملک میں اور جتنے بھی ہماری دہشت گردی کے واقعات ہوئے ہیں، خیبر پختونخوا میں ہوئے ہیں، اگر ہم بغیر کوئی تحقیق کیے ہوئے انڈیا پر حملہ کر دیتے تو پھر ہمارے بارے میں یہ کہا جاتا کہ ہم بھی ایک غیر ذمہ دار ملک اور ایک غیر ذمہ دار nuclear power ہیں۔ ایسی صورت حال میں ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ اس کا جو نتیجہ تھا، وہ کیا تھا۔ جس طرح ابھی کہا گیا کہ اس سے دو چیزیں آشکار ہوئیں۔ ایک یہ کہ کشمیر کا issue internationalize ہو گیا اور دوسرا یہ کہ پاکستان کی جو دفاعی صلاحیتیں ہیں، اس کی بھی ایک جھلک نظر آ گئی۔

جناب! میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح ہم نے اپنے ملک کا دفاع کیا، افواج پاکستان اور بالخصوص میں Air Force کا ذکر کرنا چاہوں گا اور مجھے بڑا فخر ہے کہ میرا تعلق Air Force

سے رہا ہے اور میں GDP رہا ہوں۔ اب جس طرح انہوں نے international air warfare کے نئے معیار مرتب کیے ہیں، انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ صرف مہنگا جہاز لینے سے آپ کی دفاعی صلاحیت بہتر نہیں ہوتی۔ یہ ایمان کی قوت ہے، یہ training اور commitment ہے جس کے ذریعے ہمارے شاہینوں نے انڈیا کے منہ پر خاک مل دی۔ میں سلام پیش کرتا ہوں ان Air Force pilots کو اور ان کی پوری ٹیم کو کہ انہوں نے ہمیشہ ہمارا سر فخر سے بلند کیا اور پلوامہ واقعے میں بھی یہی کیا۔ انہوں نے اس واقعے میں بھی ہماری دفاعی صلاحیتوں کا ایک شاندار مظاہرہ کیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت ہمیں جو کامیابی ملی ہے، اس کی ایک بڑی اہم وجہ قومی یک جہتی تھی۔ ہم نے یہ دیکھا کہ تمام لوگ اکٹھے ہو گئے۔ باوجود اس کے کہ ہمارے ساتھ جو ظلم و ستم ہوئے، ہم نے وہ ایک طرف رکھا اور ہمارے چیئرمین عمران خان، ہماری لیڈرشپ اور جو باقی پارٹی کی قیادت تھی، ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ بات اس وقت پاکستان کی ہے اور جب بات پاکستان کی ہو گی تو پاکستان کی سب سے بڑی سیاسی جماعت ہونے کے ناتے جو ہماری ذمہ داری ہے، وہ ہم پوری طرح سے ادا کریں گے اور ہم ملک کے دفاع کے لئے بالکل ایک ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ کسی وجہ سے یہ تاثر ملے کہ یہ لوگ آپس میں اختلاف رکھتے ہیں۔ ہماری پارٹی نے یہ بات ملک کے مفاد میں کی۔ اس کے علاوہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جنگ تو سیز فائر کی صورت میں رک گئی ہے لیکن دیکھیں ہمارا دشمن بڑا ہی کٹور اور ایک بری نیت رکھنے والا ہے۔ اس کا لیڈر جو مودی کی صورت میں ہے، اسے پاکستان سے ایسی نفرت ہے کہ وہ آرام سے نہیں بیٹھے گا۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی close transaction نہیں ہے اور جو particular incident ہوا، وہ تو ہو گیا لیکن ہمیں اب زیادہ محتاط رہنا پڑے گا۔انہوں نے صرف ہماری دفاعی صلاحیتوں کا ایک tester دیکھ لیا بلکہ ہم چاہیں گے کہ اس کامیابی کو اور بھی چیزوں میں build کیا جائے۔ہماری جو foreign policy ہے،اس وقت ملک جس hype پر ہے، اس صورت میں ہمیں اپنے اور اپنی foreign policy کے لیے فوائد حاصل کرنے ہیں۔ یہ نہیں کہ بس یہ چیز ہو گئی اور ہم نے تالیاں بجادیں اور خوش ہو گئے۔ ایک euphoria تھا جو کم ہو گیا اور بس بات ختم ہوئی، نہیں۔ ہم نے اسی پر build کرنا ہے، ہم نے اپنی خارجہ پالیسی کو پوری دنیا میں aggressively follow کرنا ہے۔ بدقسمتی سے میں یہ کہوں گا کہ ہماری حکومت کا جو reaction time تھا وہ بھی delayed تھا،وزیر دفاع اور

وزیر اطلاعات کی طرف سے کچھ بیانات آئے،اس نے ہمارے لیے تھوڑی سی مشکل پیدا کر دی لیکن ہمیں ان چیزوں کو ابھی بحثیت قوم دیکھنا ہو گا کیونکہ ہمارے دشمن ہمیں نقصان پہنچانے کے لیے تاک میں رہیں گے۔ان کے پاس وسائل بھی زیادہ ہیں۔ ہمارے پاس شاید اتنے وسائل نہیں ہیں۔ یہ وقت ہے کہ ہم نے اندرونی مسائل، معیشت، justice system, rule of law اورآئین کی بالادستی کے لیے کوششیں کرنی ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب بھی ہم معیشت کی بات کرتے ہیں، معیشت آپ کی باقی ساری چیزوں کی ایک نتیجہ ہوتی ہے۔ باقی تمام اداروں کی کارکردگی کہ آپ کے ملک کا image کیا ہے۔ آپ کے ملک کی صلاحیتیں کیا ہیں۔ اگر تو ہم نے اپنی معیشت کو اسی طرح کمزور رکھا، اگر ہم ہمیشہ قرضوں پر جیئے، اگر ہمیں آئی ایم ایف کی کوئی قسط مل جاتی ہے تو ہم خوش ہو جاتے ہیں اور ہمیں ایک قسم کا injection سامل جاتا ہے، تھوڑی دیر ڈوب جانے کے لیے۔ اس سے ہماری foreign policy options بہت restrict رہتی ہیں۔ اگر ہم معاشی طور پر کمزور ہوں گے، اگر ہم اندرونی طور پر کمزور ہوں گے تو ہمیں external front پر بھی ہماری کمزوری نظر آئے گی۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ اس قسم کا ایک ماحول پیدا کریں، صرف اقتدار کی سیاست نہ کریں۔ اگر آپ نے اسے جاری رکھنا ہے، ہم تو پچھلے تین سالوں سے ایک ظلم و ستم کے ماحول کے عادی ہو گئے ہیں۔

اگر اس واقعے کے بعد ہم نے بحثیت ایک مضبوط قوم آگے بڑھنا ہے تو ہمیں ملک میں political stability لانی ہو گی، political stability کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے اور political stability کس طرح ہو گی،وہ اس طرح کہ سب سے پہلے آپ politically motivated cases کو ختم کریں، جتنے سیاسی قیدی ہیں، جو ایک تاریخی ریکارڈ تعداد ہے، ان کو رہا کریں۔ عمران خان اس وقت ایک اہم ترین ذمہ داری ادا کر سکتے ہیں بغیر اقتدار کے کیونکہ اس شخص کا ایک status ہے،ایک stature ہے اور ایک international recognition ہے کہ وہ اس کامیابی کو مزید consolidate کر سکتا ہے۔ ہم نے چھوٹی چھوٹی باتوں پر ملک کو ایک عجیب صورت حال میں رکھا ہے، ہمیں اس ماحول سے نکلنا ہو گا۔ ہمیں سیاسی قیدیوں کو رہا کرنا ہو گا۔ ہمیں best mind and best leadership کو باہر لانا ہو گا،وہ عمران خان ہیں۔ ہم نے اس ملک کو ایک pride کے ساتھ

چلانا ہے، جس طرح ہم آج military victory پر فخر کر رہے ہیں، اسی طرح ہم اپنی لیڈر شپ پر بھی فخر کریں۔ وہ لیڈر شپ جسے عوام کی support حاصل ہو۔ بد قسمتی سے ہماری موجودہ حکومت کو عوام کی support حاصل نہیں ہے۔ اس لیے وہ اس طرح سے perform نہیں کر سکتے، بین الاقوامی طور پر ان کی وہ عزت افزائی نہیں ہوگی جو ایک proper elected Government کی ہوتی ہے، وہ حکومت جسے عوام کا اعتماد حاصل ہو، وہ کامیاب رہتی ہے۔

اس وقت سب سے ضروری ہے کہ ہم نے دیکھ لیا کہ قوم اکٹھی ہوتی ہے تو اس کی performance کس طرح ہوتی ہے اور جب قوم منتشر ہو، تقسیم ہو تو اس وقت وہ وہ نتائج حاصل نہیں کر سکتی۔ اس لیے یہ بڑا اہم ہے کہ ہم اس ملک میں ایک ایسا ماحول پیدا کریں جس طرح last time, I would repeat جو achievement ہم نے حاصل کی ہے، ہم نے اسے build کرنا ہے، اسے exploit کرنا ہے ورنہ ہمارے پانی کا جو threat ہے، وہ اس طرح رہا تو ہم تو strategically بڑے exposed ہیں۔ یہ بہت serious مسئلہ ہے۔ اس میں پاکستان کی بقاء کا سوال ہے۔ اس سلسلے میں ہم پوری قوم کو اعتماد میں لیں جس طرح ابھی ثابت ہوا۔ اور کیا challenges ہیں جو آپ پورا نہیں کر سکتے۔ لیکن یہ اگر اسی طرح رہا کہ جی استعمال کیا اور پھینک دیا۔ قوموں کی زندگی میں crises آتے رہتے ہیں۔ ہمارے ملک کے بڑے مسائل ہیں۔ ہمیں ان کو اس طریقے سے حل کرنا ہوگا جس میں ہمارے ادارے مضبوط ہوں۔ آپ نے دیکھا کہ armed forces کی institution مضبوط تھی تو آپ نے جواب دے دیا۔ اسی طرح اگر آپ کی عدالتیں آزاد نہیں ہوں گی، اگر ہم ایسی ترامیم کریں گے جن سے عدالت بالکل ان کے انگوٹھے کے نیچے آجائے، آزاد فیصلے نہ ہوں، political victimization ہو، ہر طرح کے جھوٹے cases بنائے جائیں اور ایک ایسا تناؤ ملک میں رہے تو کون یہاں پر invest کرے گا، rule of law نہیں ہوگا، آئین کی عمل داری نہیں ہوگی، ابھی آپ نے دیکھ لیا ہے کہ وزیر قانون صاحب نے یہ تاویل دی کہ خیبر پختونخوا میں، دیکھیں یہ سیاسی چیزیں ہوتی ہیں۔ اگر آپ خیبر پختونخوا کے ساتھ sincere ہوتے تو آپ نے پوری کوشش کرنی تھی کہ reserved seats کا issue ہے، by the way reserved seats لاہور کی نہیں ہیں؟ وہاں پر 29 تاریخ کو الیکشن ہو رہا ہے۔ کیا وہاں پر reserved seats نہیں ہیں؟ بالکل ہیں۔ ان کی بھی composition

change ہو گی۔ وہاں پر تو آپ الیکشن کرا رہے ہیں۔ خیبر پختونخوا جیسا صوبہ جو اس وقت ایک اتنا challenged صوبہ ہے،اس کے کتنے مسائل ہیں اور آپ نے ایک صوبے کو بالکل نظرانداز کیاہےاور پھرHouse of the Federation, National Assemblyمیں بات ہونی چاہیے لیکن this is particularly House of the Federation, meaning thereby equal representation from all provinces. خیبر پختونخوا آدھا بدن لیے پھر رہاہے۔ اس کے الیکشن نہیں ہوتے۔ آپ کہیں کہ ہمارا کام تھا، ہم نے خط لکھ دیا لیکن آپ نے باقیوں کے بھی خط لکھنے تھے۔ آپ نے باقیوں کے بھی الیکشن کرا دیے، why Khyber Pakhtunkhwa stands out? وہاں کے لوگوں کو ان کی right representationکانہیں مل رہا۔

یہ چیزیں ہمیں کمزور کرتی ہیں۔ ہم نے بہت پہلے یہ دیکھا تھا کہ ہمیں نقصان ہوا ایک صوبے کی وجہ سے، ہمیں اس سے سیکھنا چاہیے۔ اسی طرح بلوچستان ہے لیکن ان کے لیے بھی، سارے صوبوں میں، you have made but Khyber Pakhtunkhwa stands out کہ جی ہم نے خیبر پختونخوا کے الیکشن نہیں کرانے۔ ہم نے ثانیہ نشتر کا الیکشن نہیں کرانا ہے۔ پنجاب میں کر دیں کیونکہ وہاں پر بھی مخصوص نشستوں کا مسئلہ ہے۔ سندھ اور بلوچستان میں بھی تھا لیکن نہیں پختونخوا میں الیکشن نہیں کرانے کیونکہ شاید یہ خیال ہے کہ وہاں سے پی ٹی آئی کے زیادہ سینیٹرز منتخب ہو جائیں گے تو ان کی تعداد بڑھے گی۔ ایک طرف تو ہم اتنے بڑے بلند و بانگ دعوے کر رہے ہیں کہ ہم نے ملک میں یہ کر دیا، وہ کر دیا اور اگر اندرونی آپ دیکھیں تو اس طرح کی حالت ہو گی، جب آپ ایک صوبے کو بالکل marginalize کریں گے تو پھر message کیا جائے گا۔ پھر کیسا اتحاد، کیسی قوم ہو جبکہ آپ اور ہم اس ہاؤس میں رہتے ہوئے، یہ حکومت وقت کون سی کوشش کر رہی ہے۔ کیونکہ ان کو پتا ہے کہ جس دن پاکستان تحریک انصاف normal حالات میں آ گئی تو ان کی حکومت ایک دن نہیں ٹھہر سکے گی اور اسی وجہ سے یہ ہر قسم کا وہ فسطائی قانون لا رہے ہیں، ہر قسم کی ایسی حرکتیں کر رہے ہیں۔ آپ مجھے بتائیں چیئرمین صاحب یہ میرا last comment ہے کیونکہ ایک طرف یک جہتی۔ کل پنجاب کی Chief Minister کی تقریر سنی اس میں جو ماحول بنا ہوا تھا اس کو خراب کرنے کے لیے آپ ان کی تقریر سن لیں۔ یہ کوئی طریقہ purely

ہے کہ قوم اس وقت ایک High mood میں ہے، enjoy کر رہی ہے، ایک اپنے آپ میں pride آ رہی ہے، ایک self-respect آ رہی ہے تو دوسری طرف پنجاب کی Chief Minister ایسی تقریر کرتی ہیں جو سیاسی ماحول کو خراب کر رہی ہے جس طرح ابھی ادھر ہوا ہے۔ تو یہ چیز اس طرح سے نہیں ہوتی، اس طرح سے بات نہیں ہوتی۔ آپ مجھے بات کرنے دیں اور اگر آپ نے یہ ماحول درست کرنا ہے تو آپ ایک ماحول بنائیں۔

اس وقت اقتدار آپ کے پاس ہے، options آپ کے پاس ہیں، آپ پوری کوشش کریں جس طرح کہ اس واقعے میں آپ نے کوشش کی کہ opposition بھی ساتھ میں مل جائے اور بڑے اچھے طریقے سے ہم نے ایک resolution پیش کی، دنیا کو دکھایا، ہمارے سوشل میڈیا نے اپنی contribution کی، ہماری پارٹی نے اپنی contribution کی اور کرنی بھی چاہیے تھی، کسی پر احسان نہیں کیا ہے! یہ ہمارا ملک ہے ہم کریں گے اور آئندہ بھی کریں گے۔ لیکن as a government آپ کو سوچنا چاہیے کہ آپ اس قسم کی چیزوں کو اور غلط فیصلے چاہے وہ عدالت ہی کیوں نہ ہو اس کی timing ہی دیکھ لیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ overall اس issue پر اور بھی دوست بات کریں گے لیکن ہم یہی چاہتے ہیں کہ ملک normal ہو، ملک normalize ہو، تناؤ کم ہو، یہ جو جھگڑے ہیں سیاسی جھگڑے ہیں ان کو reconcile کریں، ہم اس طرح نہیں چل سکتے ہیں، ہماری conomy بہت کمزور ہے اور جب economy کمزور ہوگی تو کس طرح سے ہم لڑائی کر سکتے ہیں، لڑائی کے لیے تو پیسے چاہیے ہوتے ہیں، Tanks چاہیے ہوتے ہیں، جہاز چاہیے ہوتے ہیں، پٹرول چاہیے ہوتا ہے، کتنی چیزیں ہوتی ہیں۔ تو ہمیں اپنے ملک کی economy کو ٹھیک کرنا ہوگا اور یہ economy ٹھیک ہوگی، political stability آئے گی، آئین و قانون کی حکمرانی ہوگی تو ان شاء اللہ یہ ملک بہت آگے جائے گا شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you, Leader of the House.

Senator Mohammad Ishaq Dar, (Leader of the House/ Deputy Prime Minister)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ شکریہ جناب چیئرمین، میں سمجھتا ہوں کہ last time جب ہم نے بائیس اور تئیس اپریل کی جو development تھی پہلگام کے حوالے سے میں نے House کو brief کیا تھا۔ پھر ہم

نے consensus resolution بھی بنائی تھی اور اس میں سب نے دونوں طرف سے تمام جماعتوں نے دستخط کیے تھے۔ وہ بڑی خوش آئند بات تھی اور اسی spirit میں آگے چلنا چاہیے اور چل رہے ہیں۔ وہ تمام تفصیل جو اس وقت میں نے بتائی تھی، اس کو repeat نہیں کروں گا۔ کیونکہ اس کے بعد جو major developments ہوئی ہیں میں صرف اس پر اکتفا کروں گا۔

ہم نے دیکھا کہ پلوامہ کی طرح اس وقت بھی 13 دن کے بعد انڈیا نے ایک قدم اٹھایا تھا، میں پچھلی نشست میں resolution کی بات کر رہا ہوں۔ اس سے پہلے میں نے یہاں House کو brief کر دیا تھا کہ جو پانچ India actions نے لیے تھے، چار diplomatic related تھے اور ایک جو تھا وہ non diplomatic related تھا۔ ایک انہوں نے ہمارے High Commission میں عملے کی تعداد پچپن سے تیس کر دی۔ دوسرا انہوں نے جو ہمارے defence attaches ہیں ان کو persona non grata declare کر دیا۔ تیسرا انہوں نے ان پاکستانیوں کو جو پاکستان سے ویزا لے کر گئے تھے، انڈیا نے ان کے ویزے cancel کر کے کہا کہ وہ فوری انڈیا کو چھوڑ دیں اور چوتھا انہوں نے اٹاری بارڈر کو بند کیا اور پانچواں انہوں نے کہا کہ ہم Indus Waters Treaty in abeyance کر رہے ہیں till Pakistan take action against terrorism. تو یہ 23 کی رات تھی ان کی Cabinet Committee on Security کی میٹنگ کے بعد ان کا یہ اعلامیہ تھا اور 24 کی صبح جب پاکستان کی National Security Committee ملی، اس 23 کی رات کو مجھے Foreign Office کے حوالے سے میڈیا سے کافی فون آتے رہے کہ پاکستان کیا کرے گا۔ تو میں نے ایک ہی بات کی کہ ان شاء اللہ ہم tit for tat کریں گے اور وہ ہم نے 24 کی صبح اسی طرح ان کے Commission کو downsize کر دیا، اسی طرح ان کے جو defence attaches ہیں ان کو persona non grata کر دیا، اسی طرح Wagah border بند کر دیا اور جو پاکستانی visa cancel کیے تھے اسی طرح ہم نے انڈین reciprocal business visa بھی cancel کر دیے اور ان کو کہا کہ یہاں سے نکل جائیں ماسوائے سکھوں کے کیونکہ وہ اپنی religious performance کے لیے آتے ہیں اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان کے visas cancel نہ کیے جائیں۔

Indus Waters Treaty کو میں علیحدہ deal کروں گا لیکن ہم نے اس کے بدلے میں اپنی Air Space کو تمام Indian Airlines کے لیے بند کر دیا جس سے ان کو substantial commercial financial loss ہوا ہے اور ہو رہا ہوگا لیکن یہ بات یہاں settle نہیں ہوئی، ہم بھی انتظار کر رہے تھے کہ انہوں نے کچھ کرنا ہے اور اگر کریں گے تو ہماری اور ہماری افواج پاکستان کی پوری تیاری تھی۔ International community پاکستان سے اور انڈیا کے ساتھ engaged تھی، تمام بڑے ممالک UN Security Council کے جو members ہیں چاہے وہ 5 permanent ہوں یا 10 elected ہوں اور ہمیں نکال دیں تو 9 elected ہیں۔ تمام ممالک کے ساتھ ہماری diplomatic reach out ہو رہی تھی اور وہ ممالک ہم سے بھی بات کر رہے تھے اور انڈیا سے بھی بات کر رہے تھے۔ تمام ممالک کی ایک ہی بات تھی کہ آپ دونوں Nuclear Armed States ہیں اور آپ دونوں میں سے کوئی متحمل نہیں ہو سکتا پورا region متحمل نہیں ہو سکتا بلکہ پوری دنیا متحمل نہیں ہو سکتی۔ اگر اپ اس نہج تک پہنچ گئے تو please patience کا مظاہرہ کریں، آپ self-restraint کا مظاہرہ کریں۔

Eventually پرسوں تک تقریباً 60 کے قریب دنیا کے جو Foreign Ministers ہیں یا Deputy Prime Ministers ہیں یا ان میں سے Qatar Prime Minister ہیں جن سے میری اس phase میں بات ہوئی۔ میں آپ کو سات مئی کے early hours کہہ لیں یا چھ اور سات کی درمیانی رات سے پہلے کی بات بتا رہا ہوں تو ہر ایک کو یہ کہا کہ ہم بالکل صبر سے چل رہے ہیں، جو انہوں نے کیا ہم نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے۔ ہم 100% restraint exercise کریں گے اور ہم escalatory move جو کہتے تھے کہ کوئی نہ لے آپ دونوں میں سے ہم آپ کو کہتے ہیں کہ اگر انڈیا نہیں لے گا تو ہم بھی نہیں لیں گے۔ We will not be the first one to take escalatory move اور الحمدللہ اس پورے process میں ہم نے اپنے words کو honour کیا۔

دوسرا جوں ہی پہلگام کا incident ہوا، پلوامہ کی طرح فوری طور پر انڈین میڈیا نے ایک hype create کر دی اور hype create کیا کی کہ یہ پاکستانیوں نے کیا ہے اور یہ ملک

یا قوم terrorismمیںbelieve کرتی ہے۔ پلوامہ کی طرح، دنیا میں تمام International Community کوengage کرکے یہ تاثر دیا گیا کہ ہم bad boys ہیں اور ہم نے یہ غلط کام کیا ہے۔ پلوامہ میں توآپ کو یاد ہوگا 2019 میں unfortunately, I would say نہ ہم ان کا narrative اس وقت توڑ سکے، نہ International Community میں ثابت کرسکے کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں اور ہمارا کوئی لینا دینا نہیں۔

Within first four days Prime Minister شہباز شریف صاحب نے کاکول اکیڈمی میں خطاب کرتے ہوئے یہopen offer دی جب 24 تاریخ کو NSC کی میٹنگ ہوئی اس کے بعد ایک press briefing دی گئی اس میں میں بھی تھا، میرے ساتھ Defence Minister بھی تھے،Information Minister بھی تھے، Planning Minister بھی تھے، Law Minister بھی تھے،اس میں بھی ہم نے کہا کہ ہمارااس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے اور ہم نے بڑی ذمہ داری سے یہstatementاس وقت بھی دی تھی۔ اُس دن سے لے کر آج تک دی ہے اور آگے بھی دیتے رہیں گے۔ اسی confidence کی base پر پاکستان نے offer دی اور اُس press briefing میں بھی ہم نے offer کیا کہ آپ investigation کروالیں۔ وزیراعظم شہباز شریف صاحب نے ایک categoric offer Kakul Academy passing out parade میں کی اور ساری دنیا آج تک اسے appreciate کر رہی ہے۔ جب میں آگے تفصیل بتاؤں گا کہ down the lineاس مرتبہ انڈیا کاnarrative نہیں بکا اور ہم نے international community کو ثابت کیا کہ یہ غلط بیانی کر رہے ہیں اور آگے جا کر انہوں نے کئی غلط بیانیاں کیں جس کی ابھی میں تفصیل بیان کروں گا۔

جناب والا! وہی ہوا جو expected تھا، کچھ ممالک کے ساتھ جب میری بات ہوئی تو ایک، دو نے یہ کہا کہ جو کچھ ہوا ہے، اس پر انڈیا punch تو مارے گا، میرا جواب تھا کہ جب وہ punch مارے گا تو وہ counter-punch کے لیے تیار ہو جائے۔ یہ ساری چیزیں minuted ہیں، obviously classified recordکا حصہ ہیں۔ جو بات ہوتی ہے وہ چھپ کر نہیں ہوتی، اس کے minutes لیے جاتے ہیں، آپ بھی حکومت میں رہے ہیں، ہم بھی

رہے ہیں، زندگی میں سارے رہے ہیں۔ یہ ساری چیزیں پاکستان کی تاریخ کا حصہ بن چکی ہیں اور بن رہی ہیں۔ انتیس اور تیس اپریل کی درمیانی رات کو بھی انڈیا نے ایک attempt کی کہ اس کے چار jet fighters اُڑے اور انہوں نے ہماری طرف رُخ کیا لیکن جیسے میں نے عرض کیا کہ جونہی یہ واقعہ ہوا تو اُس وقت سے ہی افواج پاکستان کو alert کر دیا گیا تھا اور چوبیس اپریل کی National Security Committee meeting میں انہیں authorize کر دیا گیا، اس کا اعلامیہ سب کے پاس موجود ہے، میں نے یہاں اسے پیش بھی کیا تھا، جس میں افواج پاکستان کو authorize کر دیا گیا کہ کوئی بھی action ہو آپ نے اس کے reaction میں self-defence کے طور پر international law کے مطابق، UN Charter, Article 51 کے مطابق آپ بالکل جواب دیں۔ ہم نے ایک تبدیلی یہ کی اور اُس وقت کہا تھا کہ tit for tat, ہم نے clear کہہ دیا کہ اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے، اپنے defence میں دیں گے لیکن اگر تم نے اینٹ ماری تو اینٹ نہیں ہو گی ان شاء اللہ پتھر ہو گا۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب والا! جو four jet fighters اُڑے، تفصیل میں جائے بغیر، technical چیزیں ہیں، میں ابھی کامرہ سے آ رہا ہوں، میں ایوان میں آدھا گھنٹہ late تھا، آج ہم نے Air Force کے حوالے سے کامرہ کا پورا visit کیا، اس کے بعد میں سیدھا آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں۔ اُن four jet fighters نے جب ہمارے jets کو alert پایا اور انہوں نے انہیں کافی حد تک I would say that technically defuse کر دیا اور انہیں آنے کے قابل نہ چھوڑا۔ وہ وہاں سے turn کر کے سری نگر میں land کر گئے، یہ انتیس اور تیس اپریل کی درمیانی رات کی بات ہے۔

جناب چیئرمین! اب چھ اور سات مئی کی رات کو آ جاتے ہیں، اس دوران کوئی action نہیں ہے، publically یا دنیا میں بھی کوئی reported نہیں ہے۔ چھ مئی کی رات کو past midnight یہ معاملہ شروع ہوا اور آناً فاناً at any given time کم از کم پچھتر سے اسّی کے قریب Indian jet fighters جن میں .Rafale, SU-30, Mig-29 etc تھے، انہیں اپنی space میں launch کر دیا، obviously وہ انہوں نے کوئی نمائش کے لیے تو نہیں

launch کیے تھے، انہوں نے اپنا بارود پاکستان پر پھینکنا تھا، انہوں نے payload release کرنے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ پاکستان کی six locations, چار پنجاب اور دو آزاد جموں و کشمیر میں انہوں نے payload release 24 کیے جن میں ایک بھی جگہ terrorist attack کی نہیں ہے۔ ہم نے تمام دنیا کو offer کیا کہ آ کر دیکھیں کہ جو کہتے تھے کہ یہ terrorists کے اڈے ہیں اور ہم انہیں attack کر رہے ہیں، وہ کیا ہیں، وہ معصوم شہریوں کی جگہیں ہیں یا مسجدیں ہیں جو انہوں نے دو جگہوں پر شہید کیں۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ ہماری resolution ایک ہی ہو، ہماری resolution exchange ہو رہی ہے اور دوبارہ کوشش کریں گے کہ ہم افواج پاکستان کو recognize کریں جو انہوں نے ماشاء اللہ اتنی بڑی کامیابی حاصل کی۔ اُس رات ہم چونکہ اپنی space میں تھے، ہم نے اپنے jet fighters کو یہ instructions دی تھیں کہ اگر کوئی ہماری air space cross کرے تو پھر آپ اسے گرا دیں، اگر وہ اپنی air space میں رہتے ہیں تو پھر آپ ان jets کو attack کریں جو پاکستان پر حملہ کرنے کے لیے اور دوسری چیزیں پھینکنے کے لیے payload release کریں۔ اس کو strictly follow کیا گیا، سات مئی کی صبح تک six jet fighters ہیں اور one UAV ہے جو India کے تباہ ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے لیے وہ اتنی بڑی ہزیمت تھی کہ وہ اس کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ یہ وہ انڈیا ہے جو پچھلے ڈیڑھ، دو سالوں سے یہ claim کر رہا ہے کہ Pakistan is irrelevant, ساتھ یہ کہہ رہا ہے کہ it is our supremacy, ہماری Air Force and armed forces, they are the top one. وہ یہ net security provider کی theme and myth تھی جو دنیا میں، West میں بھی اور ہمارے اس region میں بھی شاید اسے mentally or psychologically accept کر لیا گیا ہو گا اور یہ تھی کہ India is net security provider. میں کہتا ہوں کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی بہتری ہوتی ہے اور اس incident نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ there is no hegemony of anybody, we are coequals, new norm کو establish کرنے کی کوشش ہو رہی تھی کہ Pakistan is irrelevant, انڈیا کی طرف دیکھو، ان کی پچھلے دو سالوں میں کئی

statements ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں قوم کی دعائیں بھی شامل ہیں، خصوصاً اللہ تعالیٰ کا بے پناہ کرم ہے، افواج پاکستان کی بہادری اور جواں مردی ہے، ان کی محنت ہے کہ پاکستان کو اتنی بڑی فتح نصیب ہوئی۔ جناب والا! صرف machine کام نہیں کرتی، اللہ کے فضل سے ہمارے ایک بھی جہاز کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔ انڈیا کے six jet fighters گرائے گئے، ایک UAV گرایا گیا، obviously یہ انہیں ہضم نہیں ہوا۔

جناب والا! یہ میں نہیں کہہ رہا، "The Telegraph" لکھتا ہے کہ "Pakistan Air Force is undisputed king of the skies"، الحمدللہ۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: ہم نے اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کیا، غرور نہیں کیا، تکبر نہیں کیا، کوئی بڑی statements نہیں دیں۔ اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھیوں اور بائیں ہاتھ کے ساتھیوں کو بھی request کی کہ اللہ کا شکر ادا کریں لیکن chest beating and desk thumping کا فائدہ نہیں ہے، گرے ہوئے بندے کو گرا رہنے دیں۔ بہر حال ان کی جو internal ہزیمت ہوئی ہو گی، انہیں جو internal political problems آئی ہوں گی وہ one can imagine. انہوں نے justify کرنے کے لیے سات مئی کی رات کو بہت بڑا جھوٹ بولا کہ پاکستان نے 15 Indian military installations پر حملہ کر دیا اور اسے دنیا میں خوب پھیلایا، ان کی following day کی official statement بھی موجود ہے، اس میں انہو ں نے لکھا کہ پاکستان نے ہماری 15 military installations پر حملہ کر دیا ہے اور اسے justify کرنے کے لیے جواباً four missiles داغے، تین امرتسر پر داغے، میرے خیال میں اس کا multiple purpose تھا، اتنی technical incompetence نہیں ہو سکتی کہ missile کہیں اور پھینکیں تو ان میں سے تین امرتسر میں جا کر گر جائیں۔ Sikh community کو provoke کرنے کے لیے، یہ impression دینے کے لیے کہ دیکھیں پاکستان نے تم پر پھینک دیے ہیں لیکن تمام دنیا کو پتا ہے کہ وہ ہمارے نہیں تھے۔ ایک پاکستان کی air space میں تقریباً 65 nautical miles اسے آپ 100 Kms کے قریب کہہ لیں، وہاں اسے destroy کیا گیا، یہ major heavy missiles تھے، معاملہ وہاں ختم نہیں ہوا۔

اب ہم، armed forces اور پاکستان کی حکومت patience کے ساتھ دیکھ رہے ہیں کہ اِن کو جتنی ہزیمت ہوئی تھی تو شاید انہوں نے اپنی قوم کو دکھانے کے لیے ایسا کیا ہے، تین تو اپنی طرف ہی مار دیے ہیں اور ایک پاکستان میں پھینکا ہے اور ویسے وہ گر گیا ہے لیکن ایک نیا ڈرامہ شروع کیا کہ drones بھیجنے شروع کر دیے ہیں۔ پہلے چوبیس گھنٹوں میں انتیس drones بھیجے، اگلے چوبیس گھنٹوں میں جو کہ نو تاریخ کی تقریباً مغرب تک، right from the North to the South, 80 drones کراچی تک فضا میں پھر رہے تھے۔ Obviously عوام کافی پریشان ہوئی اور anger کے ساتھ chaos بھی پھیلا۔

نو تاریخ کو meeting ہوئی اور اِس meeting میں armed forces کو ایک plan authorize کر دیا گیا کہ patience has run out. چاہے انہوں نے ہمارا کوئی نقصان نہیں کیا۔ تمام drones, 79 out of 80 were neutralized. ایک drone تھا جس نے ایک military installation پر تھوڑا سا damage کیا جس سے چار فوجی زخمی ہوئے۔ ان کو ایک detail plan, رات تقریباً ایک بجے تک، کئی hours میں وزیراعظم کی سربراہی میں تمام armed forces کے chiefs, تمام leadership, اُن کے چیئرمین صاحب اور relevant DGs, Prime Minister Sahib اور اِس کمیٹی کے relevant ممبران، اس میں یہ authorize کر دیا گیا کہ بہت ہو گیا، اب اگر انہوں نے ایک بھی مزید کوئی حرکت کی تو پھر اِس operation کے phase-1 کو implement کر دیں۔

ابھی hardly ہم اپنے گھروں کو بھی نہیں پہنچے ہوں گے تو انہوں نے نور خان بیس پر attack کر دیا، شور کوٹ پر کر دیا، رحیم یار خان airport پر کر دیا، اُدھر سکھر airport پر کر دیا۔ تو obviously اِس کی کوئی appetite نہیں تھی۔ They had been authorized specific action plan, الحمدللہ، اور اُس پر عمل شروع ہو گیا۔ جب عمل شروع ہوا تو ہم نے یہ بھی بتایا کہ جو پہلے دن پندرہ کا blame تھا اس پر we reached out to all major capitals. میں نے اپنے تمام counterparts کو phones کیے۔ یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔

I said that you have the technology to see. In this digital world incidents like these leave marks and dots.

You can trace it if we went there. Without naming the country, one of the capitals, one of the P5,

اُس نے مجھے چوبیس گھنٹے کے بعد confirm کیا۔ میں نے کہا did you find it? اُس نے کہا کہ آپ ٹھیک ہیں، you are right and your country has not attacked anywhere in India. That was number one. اگلے دن انڈیا کے media پر پھیلا دیا گیا کہ ہمارے F-16 نے وہاں پر attack کر دیا ہے جس میں ایک F-16 گرا دیا گیا ہے اور pilot arrest کر لیا ہے۔ I again reached out. بھائی foreign office کی یہی ذمہ داری ہوتی ہے we reached out کہ ہمارا F-16 وہاں کہاں گیا ہے؟ ہم دنیا میں اُسے جہاں بھی بھیجنا چاہیں تو وہ جیسے ہی اڑے گا تو اُس کی پوری movement امریکہ کو پتا ہوتی ہے کہ وہ کہاں اور کدھر جا رہا ہے۔ جناب چیئرمین! انہوں نے بھی next day official statement دی کہ پاکستان سے نہ کوئی F-16 اڑا ہے اور نہ ہی انڈیا میں گیا ہے۔ This established that our offer of conducting independent investigation, چوبیس اپریل کی press conference میں اور Prime Minister Sahib کی Kakul academy میں اور coupled with کہ دو بڑے جھوٹ جو کہ وہ verify کر سکتے تھے اور پھر انہوں نے کہا کہ آپ صحیح کہتے ہیں اور ایسا نہیں ہے۔

تو پاکستان نے پھر in retaliation اور میں یہ ضرور عرض کر دوں کہ ہمارے تمام بھائی ، بہنیں، دوست جو media میں جاتے ہیں اور بات کرتے ہیں، تو میں ساری information اِس لیے share کر رہا ہوں کہ جب آپ بات کریں تو confidence سے بات کریں اور آپ کے پاس تمام حقائق موجود ہونے چاہیں کہ دونوں دفعہ escalatory moves ہم نے نہیں کیں۔ ہم نے سات تاریخ کی صبح کو بھی in self-defense act کیا اور دس تاریخ کی رات ڈیڑھ دو بجے کے بعد ہم نکلے۔ جب انہوں نے دوبارہ نور خان بیس پر حملہ کیا، تو وہ بھی ہم نے self-defense میں کیا، وہ بھی Article 51 of the UN Charter کے مطابق ہے۔ International law اِس کی اجازت دیتا ہے کہ اگر آپ پر کوئی حملہ ہو، attack ہو تو آپ اپنی self-defense میں you don’t have to go

anywhere کہ جا کر Security Council کی منتیں کریں بلکہ آپ فوری جواب دے سکتے ہیں۔ ہم نے وہ فوری جواب دیا ہے۔

جناب چیئرمین! تو دنیا نے دیکھ لیا کہ ,conduct between 22nd of April میں اُس وقت انقرہ میں تھا، جیسا کہ میں نے پچھلی دفعہ بھی بتایا تھا، ایک ذمہ دار ملک ہونے کے ناتے، فوری طور پر اُسی رات میں نے وہاں سے Foreign Office کو engage کیا اور میں نے کہا کہ condolence کا message دیں۔ انہوں نے کہا کہ what about condemnation. تو میں نے کہا کہ !no میں نے کہا کہ اگر انڈیا نے آج تک ہماری condemnation نہیں کی including Jaffer Express, so why the hell we will do as bilateral. We will not do that. تو ہم نے اُس کی نہیں کی۔

(اس موقع پر ایوان میں ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: آپ کی international forum پر کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ چونکہ آپ اس وقت دو سال کے لیے UN Security Council کے ممبر ہیں، ہم نے یہاں نہیں کی اور ہمیں بہت request کی گئی اور بہت ممالک نے کہا کہ آپ condemnation کر دیں۔ ہم نے کہا کہ کیوں کریں بھائی، کیا Jaffer Express پر اُنہوں نے کی ہے۔ میں نے کہا کہ ایک موقع دکھا دیں یا پھر اُنہیں کہیں کہ وہ اب Jaffer Express کی condemnation کر دیں تو ہم بھی کر دیں گے۔ تو انہوں نے کہا کہ what about تو میں نے کہا کہ وہ ایک multi forum ہے تو وہاں ہم اپنی ذمہ داری ادا کریں گے۔

تو US نے وہاں ایک Resolution بلکہ press statement کہہ لیں، وہ ہوتی ہے، جب بھی دنیا میں کوئی واقعہ ہوتا ہے تو یہ standard practice ہے کہ وہ اُنہوں نے دی۔ اُس پر بھی ہم نے stand لیا کہ صرف پہلگام تھا اور جموں و کشمیر نہیں لکھا تھا۔ دوسرے نمبر پر یہ کہ جو resistance forum جو 2019 کے بعد بنا، جب انڈیا نے کشمیر کو ہڑپ کیا اور Article 370 and 35-A کو ختم کیا، تو اس وقت ہم نے کہا دو چیزیں ہیں، جس میں ایک یہ کہ آپ پہلگام کے ساتھ جموں و کشمیر لکھیں اور ہم اِس کو Indian territory نہیں مانتے۔ اِس

پر کافی resistance ہوئی اور eventually وہ add ہوا۔ اُس کے بعد ہم نے کہا کہ یا تو ہمیں TRF کا ثبوت لا دیں اور اگر اُنہوں نے ایسا کیا تو ہم اِس کو condemn کریں گے، یا اُن کی کوئی acceptance دے دیں with proof کہ جس میں اُنہوں نے claim کیا ہے کہ ہم نے کیا ہے۔

تو ہماری دونوں چیزیں مانیں گئیں اور ہم نے ڈھائی دن یہ press release روکے رکھی اور پاکستان کی نمائندگی کرتے ہوئے ہمارا وہاں permanent representative اور ambassador عاصم افتخار کو میں نے clear instructions دیں کہ اِس کو ہم اُس وقت تک روکیں گے جب تک ہماری دونوں چیزیں accept نہیں ہوتیں۔ ہماری دونوں چیزیں accept ہوئیں اور آج آپ دیکھیں کہ یہ اُن کی website پر press release موجود ہے جس میں جموں وکشمیر بھی add ہوا اور TRF کو نکال دیا گیا۔

اب going back to morning of 10 May جو ہم سب دیکھ رہے تھے۔ میری جن سے بھی بات ہوئی ہے تو میں نے کہا کہ جب ہم کریں گے تو ہم چھپا کر نہیں کریں گے۔ یہ الزام لگا رہے ہیں کہ ہم نے پندرہ حملے کر دیے، اُدھر F-16 اڑا دیے، یہ nervous ہیں، confused ہیں اور whatever it is, embarrassed ہیں۔ تو میں نے کہا کہ جب ہم کریں گے تو بتا کر کریں گے، چھپا کر نہیں کریں گے۔ چیئرمین صاحب! ہم نے ایسا ہی کیا۔

(اس موقع پر ایوان میں ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: It was part of the decision of 9th May کہ ہم جو بھی کریں گے تو ہمیں international community اور انڈیا کو بتانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ہم ایسا اپنے self-defense میں کر رہے ہیں۔ ہم اس کو خود release کریں گے، تھوڑا سا time lag ضرور ہوگا اور ایسا پھر ہوا، ہم نے سب کیا۔ تو دنیا obviously جو capitals تھے ایک یہ بڑی خبر چلائی گئی، I am sure کہ اِس کے پیچھے Indian lobby ہو گی کہ پاکستان نے کہا ہے کہ ceasefire کرائیں۔ ہم نے کسی کو بھی ceasefire کرانے کی request نہیں کی۔ جیسے میں نے کہا کہ میری تقریباً ساٹھ international and foreign community کے ساتھ، Foreign Minister, Deputy Prime

Minister or Prime Minister سے بات ہوئی اور سو سے زیادہ diplomats کو میں نے engage کیا اور ہمارے Foreign Office نے اُنہیں دو دفعہ brief کیا لیکن ہم نے کسی کو یہ نہیں کہا کہ جا کر اُنہیں رکوائیں۔

ہمارا standard تھا کہ جب وہ کچھ کرے گا تو اُس کو جواب ملے گا۔ ہم پہل نہیں کریں گے، ہم امن چاہتے ہیں، ہم اپنے ملک کی economy کو بہتر کرنا چاہتے ہیں جو 2017 میں چوبیسویں معیشت تھی اور 2022 میں 47th نمبر پر چلی گئی، ہم اُس کو revive کرنا چاہتے ہیں اور ہم اس کے لیے کام کر رہے ہیں۔ ہم inflation کو 32 percent سے 5 percent پر لے آئے ہیں۔ ہم policy rate کو بائیس سے گیارہ فیصد پر لے آئے ہیں۔ یہ اِس وقت اُس بحث کی بات نہیں ہے۔ اُن کو بتائیں کہ ہمارا یہ کام نہیں ہے۔ ہم امن چاہتے ہیں لیکن dignity and honour کے ساتھ۔

We will not accept any breach of our territorial integrity. We will not accept any breach of our sovereignty. We will not accept any hegemony.

آپ نے دیکھا کہ جب یہ سب کچھ ہو رہا تھا تو میں نے جیسے clarify کیا کہ پاکستان نے الحمدللہ کسی کو یہ نہیں کہا۔ تقریباً 59 کے قریب جو Foreign Ministers تھے کسی کو یہ نہیں کہا کہ please آپ جائیں اور بھارت کو جا کر کہیں کہ وہ بند کر دیں۔ سب سے پہلے مجھے جو فون آیا 10 مئی کی صبح 8 سوا آٹھ بجے وہ Marco Rubio, US Secretary of State کا تھا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ کیونکہ وہ دیکھ چکے تھے کہ پہلے ہم نے 7 تاریخ کو skies میں اپنا score settle کر دیا الحمدللہ، اللہ نے کامیابی دی۔ we were one up اور 9 مئی کی رات کو ہم نے، جو دو دن کا تماشا لگا ہوا تھا 80 drones کا اور missiles کا اور اس طرح کی چیزوں کا اس کا ہم نے score settle کرنا شروع کر دیا۔ اس وقت ہمارا operation phase one تقریباً مکمل ہونے کے قریب تھا۔

مجھے کہا گیا کہ "India is ready for stopping the war" میں نے جواب دیا " If India is ready, we will also stop. But please make sure that India does stop. If any action is taken after giving us a

word, I can give you a word the time lag will be after this phone call. I will inform the armed forces and we will stop. We have never started it. We have only responded in self-defence and when our patience ran out. Then they said to me, thank you very much. I will inform Mr. Jaishankar your counterpart, I said fine. Within an hour, Prince Faisal of Saudi Arabia called me and said, we understand Secretary Rubio has talked to you. You too have agreed to now stop it, and it will be better for the whole region and for humanity. I said brother, there is no issue at all we never started, but it was them and we offered the investigation they did not accept, they kept telling lies and they had humiliated result in the skies. Now they started on the ground and we settled the score, so he said can I also take your word, I said yes, you can take my word, I have already communicated to the armed forces there will be no further action on our side, so within half an hour he called me back and said I have told to Mr. Jaishankar

اور میں آپ کو confirm کر رہا ہوں کہ ان کی طرف سے اب جنگ بند ہے this is the whole history.

جناب چیئرمین! اس کے بعد 12 بجے کی ceasefire تھی۔ جو Director Generals دونوں طرف ہیں military operations کے ان کو activate کرنا تھی Hotline اور connectivity بحال کی گئی۔ بھارت نے کچھ time gain کرنے کی کوشش کی 10 سے 15 منٹ پھر ایک پر چلے گئے پھر تین پر I can share with the House کہ انہوں نے اس دوران violations کیں لیکن اس کا بھی ہم نے score settle کر دیا۔ کیونکہ the larger objective was to go back to peace اور ان کو فوری inform کر دیا جنہوں نے صبح رابطے کیے تھے۔ by the way اس سے پہلے، جب یہ 6 اور 7 مئی کی درمیانی رات کو ہوا I must put on record سب سے پہلے کسی بھی ملک کے

Foreign Minister نے مجھے میرے cell پر کال کی تو وہ Foreign Minister of Turkey تھے۔ انہوں نے کہا we are very concerned, brother اور اسی دوران میری China سے بھی بات ہوئی، تمام ممالک شامل تھے۔ جیسے میں نے کہا کہ Security Council میں China تو ویسے ہی ہے۔

ان سب کے ساتھ ہماری interaction رہی ایک تو بھارت کا narrative نہیں بکا۔ دوسرا International community نے دیکھ لیا کہ پہلگام کی شاید investigation میں کوئی چھوٹی موٹی question mark ہو۔ لیکن یہ دیکھ لیا کہ ہم نے کسی جگہ غلط بیانی نہیں کی۔ تیسرا ہم نے یہ ثابت کر دیا کہ جو ہم کہیں گے وہ کریں گے۔ چوتھا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت پاکستان میں right ہو یا left سب خوش ہیں کہ پاکستانی ہونے کے ناتے اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو عزت دی، پاکستان کو فتح دی، پاکستان کے لیے موقعہ آیا کہ اللہ تعالیٰ نے new normal کی myth کو دفن کروا دیا۔ کوئی new normal نہیں ہے equal parity کے اوپر dignity کے ساتھ we are ready to work with any country لیکن کسی کی بھی برتری کو ہم accept نہیں کرتے۔ India was probably trying کہ nuclear war تو ہونی نہیں تو اپنی conventional area of war اس پر اپنی hegemony جو ہم کہتے ہیں new normal یا بڑی supremacy ہے ہم نے many hundred billion dollars خرچ کر لیے ہیں وہ ان کی myth وہ اللہ تعالیٰ نے بالکل زمین بوس کر دی ہے۔ لیکن with all humility ہم اس کو honour کریں گے جو کہا ہے۔ تو اس دن finally جونہی وہ calls ختم ہوئیں میں نے اپنی قوم کو tweet اور میڈیا کے ذریعے اطلاع کر دی۔ لیکن جب connectivity میں دیر ہوئی اور پھر کچھ violations ہوئیں تو اس کا بھی score settle کیا eventually ان کی call جو تھی وہ تین اور چار بجے کے درمیان ان کی connectivity ہوئی eventuality دس مئی کو۔ اس لیے جو ceasefire کا officially time agree ہوا دونوں طرف سے جب وہ ساڑھے چار بجے دوپہر کا تھا۔ میں نے جیسے کہا کہ جنہوں نے صبح کیا تھا وہ اس دوران کہاں گئے یہ تو گھنٹوں میں بھاگ گئے ہیں ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے، کل بھی آپ نے دیکھا ہو گا کہ Prime Minister نے

کہا کہ ہم تیار ہیں اگر امن چاہتے ہیں، تو امن کے لیے تیار ہیں، اگر جنگ کرنی ہے، تو اس کے لیے بھی تیار ہیں۔ ہم نے کسی سے beg نہیں کرنا اللہ تعالیٰ کے کرم سے یہ بڑی بہادر قوم ہے اور اس کا ولولہ، جذبہ اس کی دعائیں اور اس کا ایمان وہ بڑا پختہ ہے۔

مودی صاحب نے 2019-20 کے وقت کہا تھا کہ یہ میرے پاس ہوتے تو اس سارے process کی situation کچھ اور ہوتی۔ Rafale بھی آ گئے ہیں۔ پانچ چھ میں سے تین Rafale بھی گرے ہیں، 2 Mig بھی گرے ہیں ایک SU-30 بھی گرا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کیونکہ صرف مشین نہیں چاہیے مشین چلانے والا بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنی مشین ہے۔ الحمدللہ۔

(اس موقع پر ایوان میں ڈیسک بجائے گئے)

یہ credit اور felicitation, compliment, ان کا حق ہے اور ان کو دی ہے پوری قوم نے دی ہے ہم نے بھی دی ہے

this House, In ShaAllah, will also pass a resolution in their honour

جنابِ چیئرمین! ceasefire پھر ۱۰ مئی کو، رات پھر انہوں نے جو گرا ہوتا ہے اس کی کوشش ہوتی ہے کہ میں جاتے جاتے کچھ نہ کچھ اور کرتا جاؤں۔ تو اسی رات کو LoC پر heavy violations شروع کر دیں۔ اس پر ہم نے فوری اطلاع بھی کی اور جواب بھی دیا، ٹھوک کر جواب دیا۔ کئی posts ہیں جس کی ہمارے پاس video موجود ہیں۔ سفید جھنڈے لہرائے اور وہاں سے بھاگ گئے۔ انہوں نے کبھی نہیں چھوڑی 1947 سے لے کر آج تک وہ ایسی post ہے اور اس پر سفید جھنڈے لہرا کر بھاگ گئے وہاں سے۔

(اس موقع پر ایوان میں ڈیسک بجائے گئے)

۱۰ مئی کو بات چیت ہوئی وہ پھر extend ہوئی ceasefire کہہ لیں technically between the two ۱۲ مئی تک ہوئی۔ پھر ۱۴ مئی تھی، آج 18 مئی ہے obviously کچھ چیزیں ہیں ultimately it will go to the dialogue ابھی تو military to military communications ہیں obviously political dialogue will take place مسائل تو حل وہاں ہوں گے۔ ہم نے دنیا کو

کہا ہے کہ composite dialogue کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کشمیر کو ہڑپ کرنے کا جو انہوں نے فیصلہ 2019 میں کیا اور ہم نے کبھی مانا نہیں، نہ مانیں گے۔ وہ بھی not other than President Trump نے بھی لکھ دیا کہ یہ مسئلہ حل ہونے والا ہے اور یہ دونوں آپس میں حل کریں۔ یہ جو dialogue ہو گا composite dialogue ہو گا۔ Indus Waters Treaty چونکہ معزز لیڈر آف دی اپوزیشن نے اس پر کافی emphasize کیا and rightly so یہ بالکل ہمارے لیے no-go area ہے۔ یہ 24 اپریل کو بھی announce کر دیا گیا تھا by the way اور it will be treated as act of war میرا خیال ہے اور جب میں نے analysts کو سنا ہے one of the key objective of complete Pahalgham incident and what happened later on یہ تھا کہ Pulwama کی طرح narrative بیچیں International community کو convince کریں اور Indus Waters Treaty پر physical حملہ کر دیں۔ ادھر by the way کوئی ایسی بات نہیں ہے ہم نے بالکل clear کیا ہوا ہے۔ یہ چونکہ ایک سال سے زائد بلکہ زیادہ ہو گیا ہے تقریباً ڈھائی تین سال ہو گئے ہیں جب سے PDM کی حکومت آئی ہے۔ یہ پاکستان کے ساتھ جنوری 2023 سے communications کر رہے ہیں۔ اس وقت سے انہوں نے یہ attempts شروع کی ہوئی ہیں۔ تقریباً ڈھائی سال ہونے والے ہیں اور ہر ان کی communications کا جواب دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین، نمبر ایک، treaty میں کوئی ایسی clause موجود نہیں ہے جس کے تحت وہ اسے held in abeyance رکھ سکیں۔ اب تو ان کے اپنے favourite اجے بنگا صاحب، President World Bank نے بھی بیان دے دیا ہے کیونکہ دو ممالک کے درمیان original treaty broker World Bank نے کی تھی، کافی دیر لگی تھی، اس وقت مجھے یاد ہے کہ میں school going تھا، political leadership پر بہت criticism ہوا کہ انہوں نے تین دریا بیچ دیے ہیں۔ وہ تو خیر پرانی باتیں ہیں۔ Treaty کے حوالے سے یہ ہے کہ نا تو یہ amend ہو سکتی ہے، نا یہ کسی ایک پارٹی کی طرف سے terminate ہو سکتی ہے۔ unless both the parties agree.

دوسرا جو بھی differences اگر کبھی ہوں تو اس کا three tier mechanism treaty میں موجود ہے، علی ظفر صاحب نے پڑھی ہوگی۔ تو یہ جو held in abeyance ہے یہ انہوں نے ایک نئی چیز متعارف کرائی ہے، پچھلا خط جو آیا تھا کیونکہ پچھلے ڈھائی سالوں سے correspondence ہو رہی ہے، ان کو شوق ہے، وہ کبھی کہتے ہیں کہ climate change کی وجہ سے دنیا میں کافی changes آ گئی ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ ground realities بدل گئی ہیں، اس طرح کی چیزیں ہیں اور ہر چیز کا جواب جاتا ہے۔ Before this incident 8th April کا خط تھا جس کا جواب 8th May تک دینا تھا جو کہ 8th May کو چلا گیا۔ اس میں ہماری mutual consultation تھی کہ جواب دینا چاہیے یا نہیں دینا چاہیے۔ وہ ایک تاریخ اور venue مانگ رہے تھے تو میں نے تو اس وقت یہی کہا اور I am grateful to all relevant persons including Law Minister who agreed with me کہ ہمیں ریکارڈ پر technical جواب ضرور رکھنا چاہیے otherwise our neutral position will be weakened لیکن ان حالات میں ہم جگہ اور تاریخ نہیں دیں گے، we will nominate our Water Commissioner, authorise him as nominee of Government of Pakistan وہ ان سے بات کریں اور آپس میں بات کریں۔

انہوں نے ایک خط 24 اپریل کو لکھا، یہ بڑا interesting ہے۔ یعنی جب 23 مارچ کو Cabinet Committee on Security meeting کے بعد ہمارے لوگوں کو High Commission New Delhi کو demarche دیا اس میں پانچ میں سے چار چیزیں تھی، ایک چیز نہیں تھی وہ تھی Indus Waters Treaty. اس حوالے سے 24 اپریل کو ہمیں خط لکھا جس کا مطلب یہ تھا کہ we have decided to hold the Indus Waters Treaty in abeyance جب تک کہ پاکستان terrorism کے خلاف action وغیرہ لے۔ اس کا بھی جواب چلا گیا، 8 اپریل کا separate جواب چلا گیا، 24 اپریل کا جواب بھی چلا گیا کہ جی یہ بالکل unlawful and illegal ہے، treaty is enforced, will remain enforced, you are nobody solo to make any such decision تو جناب چیئرمین that's where we stand.

ان شاءاللہ میں سمجھتا ہوں کہ قوم متحد ہے اور متحد رہے گی۔ ان کا تو financial بہت بڑا نقصان ہے، it is estimated to be may be at least 3 billion dollars کیونکہ ان کے جو جیٹ گرے ہیں، ان کی installation پر حملہ ہوا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جو معصوم لوگ شہید ہوئے ہیں۔ By the way ہم نے جتنے بھی operations کیے ہیں ان میں ایک بھی civil location نہیں ہے، وہ تمام کی تمام military locations ہیں، ان کے air-force systems ہیں، اسی لیے آپ کو ایسی کوئی خبر سننے کو نہیں ملی ہو گی کہ ان کا کوئی شہری ہماری وجہ سے مرا ہے۔ ہماری طرف جو final count ہے اس کے مطابق ہمارے 11 فوجی شہید ہوئے ہیں، 40 شہری شہید ہوئے ہیں اور 199 زیادہ اور کم زخمی ہوئے ہیں، اس میں زیادہ تعداد عورتوں، بچوں اور بوڑھے لوگوں کی ہے۔ یہ بہت بڑا سانحہ ہے لیکن اس کو کبھی کوئی چیز compensate نہیں کر سکتی ہے، حکومت ان کی کفالت وغیرہ کا package announce کر چکی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس بابت public میں بات نہیں کرنی چاہیے کیونکہ یہ ان کا اور ان کے بچوں کا حق ہے، وہ اپنے بچوں کو یتیم کر کے باقی قوم کے بچوں کو بچا گئے۔ اس کے لیے حکومت فوج کے ساتھ مل کر جو ضروری ہے وہ کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میں ایک دو چیزوں کے بارے میں عرض کروں گا کہ foreign policy کے حوالے سے this incident as well as the developments in last 14-15 months have proved that Pakistan is now relevant in the foreign diplomatic community اللہ کے فضل سے۔ Please reflect کریں، 2012 میں یہی ملک تھا جو ایک ووٹ سے UN Security Council کا دو سال کے لیے non-permanent member بنا تھا، یہ وہی ملک ہے جس نے 182 versus 5 votes سے اس دفعہ win کیا ہے اور دو سال کے لیے membership جیتی ہے۔ it is not a small thing Mr. Chairman ہم آٹھویں مرتبہ رکن بنے ہیں لیکن huge majority with 99%, 182 versus 5 votes.

اس لیے یہ بڑی unfair سوچ ہو گی کہ 1997 کے بعد 27 سالوں کے بعد اتنا بڑا multilateral event Shanghai Corporation Organization کا اکتوبر میں پاکستان میں اجلاس ہوا جس میں 9 Prime Ministers آئے، 2 Foreign Ministers آئے اور کئی ملکوں کے منسٹرز آئے۔ میرے خیال میں ہمیں اسے کھلے دل کے ساتھ accept کرنا چاہیے۔ پھر Girls Education کے حوالے سے چالیس ملکوں کے منسٹرز آئے اور اسی کنونشن سنٹر آئے جو کہ بند پڑا تھا، اس کو تیار کر کے اس میں SCO کیا گیا، اس میں girls والا function ہوا، اس میں ابھی mines and minerals کے حوالے سے event ہوا۔ اللہ کے فضل سے پاکستان کی foreign policy کو دنیا مان رہی ہے اور تعریف کر رہی ہے، اگر کسی کا دل نہیں کرتا تو نہ کرے مجھے اس سے کوئی گلہ نہیں ہے لیکن world media بھرا ہوا ہے کہ پاکستان نے diplomacy کے حوالے سے انڈیا کو اللہ کے فضل و کرم سے شکست دی ہے۔ میں اپنی بات نہیں کر رہا ہوں، یہ پوری ٹیم ہے، پوری قوم ہے، پورا Foreign Office ہے، ہم نے پچھلے تین ہفتوں میں وہاں پر راتیں گزاری ہیں اور particularly after 6th of May تو یہ کوئی احسان نہیں ہے، یہ فرض ہے اور میں پورے Foreign Office کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ ایک طرف تو بہادر افواج نے جو کام کیا اور دوسری جانب Foreign Office نے ساری دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ انڈیا جھوٹ بول رہا ہے اور سچ نہیں بول رہا ہے۔ انہوں نے یہ مانا کہ F-16 کی بھی contradiction تھی اور 15 کی بھی مجھے کہا کہ ہم نے check کر لیا ہے، آپ نے کسی ایک جگہ پر بھی violation نہیں کی ہے تو اللہ کا شکر ہے۔

میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ economy پر بات ہونی چاہیے اور میں honourable Leader of the Opposition اتفاق کرتا ہوں۔ وہ تو قومی اسمبلی میں نہیں تھے، 2013-2017 میں اپنے ساتھیوں سے پوچھیں، اسد عمر سے پوچھیں، اپنے دوسرے ساتھیوں سے پوچھیں، میں offer کرتا رہا، ہر مرتبہ، ہر بجٹ کے ساتھ offer کرتا رہا کہ آئیں بیٹھیں اور charter of economy بنا لیں حالانکہ میرے بہت اچھے working relationships تھے اور میں کہتا تھا کہ آئیں charter of economy بنا لیں اور ہر سال تین سالوں کا medium term framework یہ نہیں کہ ایک سال کا

بجٹ۔2013-16, 2014-17, 2015-18, 2016-19, 2017-20 آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں۔ It's never too late, میں سمجھتا ہوں کہ economy پر سیاست نہیں ہونی چاہیے، we should have a clear road map میں thoughts of the Leader of the Opposition کو بالکل endorse کرتا ہوں کہ ہمیں مل کر چلنا چاہیے، جس طرح سے یہاں unity کی ہے، economy کے لیے بھی unity کریں، اس ملک کی capacity and resilience ہے اور یہ میرا ایمان ہے، آپ ابھی Google کریں 2012-13 کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں کہ کیا position تھی، macro-economic unstable country کوئی پتا نہیں تھا کہ کس نے الیکشن جیت کر آنا ہے، جو بھی حکومت آئے گی وہ چھ سے سات ماہ میں default کر جائے گی اور 12 سے 15 سال predict ہو رہے تھے کہ پاکستان will come out of quagmire اس ملک اور قوم کو کتنی دیر لگی تین سال، you became macro stable economy and country, you never defaulted and you became 24th global economy, four notches away from the Global Premium Economic Club, G20 کاش کہ ہم آنے والے سالوں میں اسے تئیس، بائیس، اکیس نمبر پر لے جاتے but it is never too late جیسے کہ Leader of the Opposition نے کہا ہے کہ اگر ہم مل کر کریں گے تو یہ ہو جائے گا۔

اب بھی آپ نے دیکھا کہ within 14 months اور یہ میں نہیں کہہ رہا یہ کل ہی ایک امریکن جریدے نے لکھا ہے کہ it's a miracle, within two years آپ کی 38% inflation ابھی 5% CPI ہو گئی ہے، آپ 22% policy rate سے 11% پر آ گئے ہیں، تو ہم جب مل کر کریں گے تو یہ ہو جائے گا۔ دیکھیں سیاست ہر ایک کا حق ہے، difference of opinion ہر ایک کا حق ہے، politics is an art لیکن ہمیں ایک threshold سے نیچے نہیں جانا چاہیے، ہم جب ایک دوسرے کے ساتھ personal ہو جاتے ہیں، I think it helps no one میں اس کا ہمیشہ سے believer رہا ہوں، میں نے practice کی ہے، میں تقریباً 35 سالوں سے ان ایوانوں میں ہوں، میں نے الحمدللہ ہمیشہ practice کی ہے، میں نے اسے demonstrate کیا ہے، دو مرتبہ قومی اسمبلی کا رکن رہا

ہوں اور سینیٹ میں یہ میری پانچویں term ہے۔ and I assure کہ جہاں پر بھی اس طرف کی positive effort ہو گی میں وہاں پیش پیش ہوں گا، میں ان کے پیچھے چلوں گا اور میں اس میں اپنا پورا حصہ ڈالوں گا۔ میں ان کی سوچ کو appreciate کرتا ہوں۔ ٹھیک ہے کہ reach out میں اگر کوئی کمی بیشی ہے لیکن الحمدللہ میں نہیں سمجھتا کہ جو کچھ ہم کر سکتے تھے 60 کے قریب interactions ہوئے

اور سو سے زیادہ diplomats I think never in the history of Pakistan's 78 years this has happened. So, I think it will be unfair to the foreign office, سب کے سب Secretary سے لے کر باہر جہاں جہاں بیٹھے ہوئے ہیں سب نے محنت کی ہے and as a Pakistani سب کا فرض ہے۔ میں یہاں اپنی بات ختم کروں گا۔

جہاں تک Leader of the Opposition نے note کیا ہے کہ جو reserved seats ہے i will take it up with Mr. Shibli Faraz. میری طرف سے میں پوری کوشش کروں گا، میں نے Law Minister سے بھی کہا ہے کہ کوئی قیامت نہیں آ جائے گی کہ اگر ایک اور election ہو جائے گا۔ ثانیہ نشتر کی جگہ reserved seat پر کوئی اور آ جائے گا، no issue at all, we should not be scared we should be open hearted. We will unitedly work for the stability, sovereignty, territorial integrity of Pakistan ہم ایک ساتھ تھے ہم ایک ساتھ رہیں گے، ہم پوری قوم ایک ساتھ رہیں گے ان شاءاللہ۔ لیکن جو باقی چیزیں ہیں ان میں بھی ہم ایک دوسرے کے لیے تھوڑی سی space پیدا کریں۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Who will move the resolution?

<u>Resolution moved by Senator Azam Nazeer Tarar condemning India for unprovoked strikes against Pakistan</u>

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! پہلے resolution کو کر لیتے ہیں یہ بحث تو جاری رہے گی کل بھی چلے گی۔

With the kind permission of the Chair

Whereas the Armed Forces of Pakistan-the Army, Air Force and Navy-have once again demonstrated unwavering resolve, unparalleled professionalism, and steadfast dedication in the successful execution of Operation Bunyan-un-Marsoos, launched in response to unprovoked and unjustified Indian aggression; and whereas this measured and resolute operation reaffirmed Pakistan's sovereignty and safeguarded the territorial integrity of the Motherland. It was carried out with exceptional restraint and maturity, reflecting the conduct of a responsible nuclear state; now, therefore, be it resolved that this August House.

Humbly bows in gratitude to Almighty Allah for bestowing upon our nation the strength, courage and unity in defending our territorial integrity and accomplishing a decisive, moral and strategic victory against naked Indian aggression with dignity and honour.

Congratulates the people of Pakistan for rising above all political, ethnic, and ideological divides and differences, and demonstrating unwavering unity in support of national leadership across the political spectrum and speaking with one voice and one purpose to defend the people, sovereignty, territorial integrity, and dignity of Pakistan;

Pay glorious tribute to the armed forces of Pakistan for their exceptional bravery, strategic foresight, discipline, exemplary skills and supreme sacrifices in the service of the nation. They upheld the highest traditions of outstanding professionalism, loyalty, and patriotism, and responded to security challenges with proportionate and resolute military action.

Specifically commends the exceptional professionalism and combat excellence of the Pakistan Air Force for effectively repelling aggression and decisively shattering the myth of the enemy's military prowess-thereby restoring strategic balance, crucial red line and the strengthening of confidence in Pakistan's defence capabilities, which have been widely acknowledged and praised;

Honour the sacrifices of the valiant martyrs who laid down their lives in the defence of Pakistan's sovereignty and national honour. Their unmatched heroism and profound selflessness shall remain eternally engraved in the heart of the nation;

Strongly condemns the brutal and unprovoked Indian attacks on innocent civilians, including women, children and the mosques;

Express heartfelt gratitude to Pakistan's brotherly and friendly countries for their unwavering and principled support during this critical time;

Reiterates, Pakistan's resolute commitment to regional and global peace and stability, and supports the resolution of all disputes through sincere, structured and comprehensive dialogue, including on the core issue of Jammu and Kashmir;

Urges the Government of Pakistan to proactively engage the international community for the peaceful, just and lasting resolution of the Jammu and Kashmir dispute in accordance with the relevant United Nations Security Council resolutions and aspirations of the Kashmiri's

Stresses the critical importance of strict adherence to the Indus waters treaty and reaffirms. Pakistan's

unwavering resolve to protect its rightful share of water as a fundamental component of national security, international agreements, economic stability, and sovereignty;

Reminds India that any unilateral and illegal, holding in abeyance or other illegal violations of the Indus waters treaty, including attempts to divert or obstruct Pakistan's water by any means whatsoever, constitutes a serious breach of international humanitarian law, and amounts not only to a war crime, but also a crime against humanity, with grave, regional, and global repercussions and confirms that Pakistan will treat any such misadventure by India as an act of War; Resolves that this house shall continue to fulfil its constitutional and democratic responsibilities in safeguarding Pakistan's national interest, promoting internal unity, and advancing peace, prosperity, security, and sustainable stability for the people of Pakistan and the wider region.

Mr. Chairman: I, now put the resolution before the House. The resolution is passed unanimously second time. Leader of the House, I really appreciate you have taken the upper house into confidence and this is democracy and you should have taken pride even earlier.

چونکہ یہ ایسا forum ہے House of the Federation جس پر جنہوں نے
آپ کو support کرنا ہے ان کا اعتماد لینا بہت ضروری ہے۔

So, that was my suggestion that there should be a resolution and the House should support unanimously. Thank you very much. Law Minister any other agenda?

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! Debate open رہے گی today and
even tomorrow اور جو احباب بولنا چاہتے ہیں جیسے پہلے عرض کیا کہ اپنے
Parliamentary leaders کے ذریعے Mr. Secretary کو list provide کر
دیں۔ Indeed, everyone wants to speak so, we are
available. آج آپ جتنی دیر چلائیں گے اور پھر کل بھی یہ debate open رہے گی اور اگر
آگے جانی ہوئی تو business بھی ساتھ لیتے رہیں گے لیکن debate اس پر جاری رہے گی تاکہ
سارے احباب and Parliamentary leaders as well as honourable
members of this August House. They should speak from
their point of view اور یہ موقع بھی ایسا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عزت دی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پاکستانی افواج کی جو طاقت ہے region میں وہ منوانے کا موقع دیا ہے تو
میرے خیال میں ہم ساروں کو موقع فراہم کریں گے۔ ہم آپ سے بھی گزارش کریں گے ہم لوگ
موجود ہیں اسے کل بھی continue کریں اور اس سے آگے بھی کریں۔

Mr. Chairman: Senator Aimal Wali Khan.

انہوں نے پہلے مانگ لیا ہے۔آپ کو بھی دیں گے۔ You decide between
yourself. پہلے آپ کریں گے۔

(اس موقع پر جناب پریذائیڈنگ آفیسر، سینیٹر عرفان الحق صدیقی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت بہت شکریہ۔ جی، ایمل ولی خان صاحب۔

<u>Senator Aimal Wali Khan</u>

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ شروع اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم
ہے۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ، کہ آپ نے اس سنجیدہ وقت میں ہمیں وقت دیا ہے اور ایک
پاکستانی ہونے کے ناتے پاکستانی عوام میرے خیال میں جس فخر کے ساتھ آج کل دن رات ایک کر
رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے تمام اداروں کو.....the leading Captain

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: معزز ممبران اپنی نشستوں پر بیٹھیں گے تو پھر تقاریر کا سلسلہ اچھے
طریقے سے چل سکے گا۔ جی، ایمل ولی صاحب۔

سینیٹر ایمل ولی خان: تو میں سمجھتا ہوں سر کہ مبارک باد اول تو تمام پاکستانی قوم اور اس کے بعد حکومت اور حکومت کے سربراہ وزیراعظم شہباز شریف صاحب اور ان کی کابینہ اور پاکستان کے دفاعی ادارے، پاکستان کے Foreign Office پاکستان کے Media outlets, میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ نو دن جو جنگ تھی وہ ہر سطح پر صحافتی سطح پر ہو، Foreign روابط کی سطح پر ہو، جنگ کی سطح پر ہو، دفاع کی سطح پر ہو یا حملے کی سطح پر ہو، پاکستان نے ہر شعبے میں جیتی ہے۔ اور میں تمام تر لوگوں کو اس جیت پہ مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

(اس موقع پر اراکین نے ڈیسک بجائے)

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب! یہ جیت پاکستان کے عزم کا ثبوت ہے۔ یہ جیت پاکستانی قوم جو گلدستہ ہے مختلف قوموں کا مجموعہ ہے۔ تمام اقوام وہ سندھی ہو، وہ بلوچی ہو، وہ پختون ہو، وہ پنجابی ہو، وہ سرائیکی ہو سب اپنے وطن کے لیے ایک ہو کے اپنے دفاعی اداروں اور اپنی حکومت کے شانہ بشانہ کھڑے رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! اس جنگ میں نئی نسل نے ایک بات بڑی کھل کے سیکھ لی کہ فوج کے بغیر اس ملک کا وجود صرف فوج نہیں بلکہ فوج، ائیر فورس اور نیوی کے بغیر پاکستان کا وجود وجود نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح اب وقت آ گیا ہے کہ اس ملک میں یہ بھی ایک کھلا سچ میں سمجھتا ہوں کہ جمہوریت، صاف جمہوریت اور شفاف جمہوریت کے بغیر پاکستان چل نہیں سکتا۔ پاکستان کا دفاع اور پاکستان کا وجود الحمد للہ محفوظ ہے۔ آئیں! اب اس کو چلانے کے لیے بھی بہتری کی طرف جائیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ہاؤس کو آرڈر میں لائیں۔ ترتیب میں لائیں۔ ہمیں چاہیے کہ تمام تر ادارے، وہ دفاعی ادارے ہوں، وہ judiciary ہو، وہ سیاستدان ہوں یا وہ ہماری انتظامیہ ہے ان سب کو ذاتی مفاد سے اوپر ہو کر، جس طرح اس جنگ میں سب ذاتیات سے اوپر ہو کر اس ملک کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کو چلانے کے لیے بھی سب کو اس بات پر اب یک جا ہونا پڑے گا کہ جس ادارے کا آئین میں جو دائرہ اختیار ہے اس دائرہ اختیار تک محدود رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح پاکستان نے یہ جنگ لڑی یا اپنا دفاع کیا یہ بالکل خراج تحسین والی صورت حال ہے لیکن ایک سوال، ایک سوال ایک انسانیت کے ناتے کہ کس نے کیا پایا اور کس نے کیا کھویا۔ کیا نو دن کے بعد یہ سوال ہندوستان سے کیا جا سکتا ہے کہ اس نے کیا پایا اور کیا کھویا اور اسی طرح یہ سوال پاکستان سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ اس نے کیا پایا اور کیا کھویا۔ دونوں اطراف غم، دونوں اطراف شہادتیں، دونوں

اطراف خوف، دونوں اطراف ہراس، ان نو دنوں جن ماؤں سے ان کے بچے بچھڑے، کیا ان ماؤں کا دکھ درد ہندوستان اور پاکستان میں الگ ہے۔ جن بچوں نے اپنے والدین کھوئے ہیں، کیا ہندوستان کے بچوں کے احساسات الگ ہوں گے اور پاکستان کے بچوں کے احساسات الگ ہوں گے۔ نہیں، جنگ کبھی بھی خوشی نہیں لا سکتی۔ جنگ کبھی بھی آپ کو آگے نہیں لے کر جائے گی۔ جنگ غم لے کر آتی ہے۔ جنگ نفرت لے کر آتی ہے۔ جنگ خوف لے کر آتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جنگ کسی بھی مسئلے کا حل نہیں کہ اس وقت میں کھڑے ہو کر یہ بول دوں کہ بالکل جنگ ختم ہو گئی ہے لیکن مسئلے ادھر کے ادھر ہی پڑے رہ گئے ہیں۔ مسئلے حل نہیں ہوئے۔ وہ مسئلے جو تاریخی طور پر 1947 سے لے کر 2025 تک پاکستان اور ہندوستان میں یا ان کے درمیان جو مسائل ہیں کیا ان نو دن کی لڑائی سے ان مسائل میں سے کوئی مسئلہ حل ہوا۔ میں نہیں سمجھتا۔

لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان اور ہندوستان بہ سمیت افغانستان، چین اور جتنے بھی ممالک ہیں یہ بیٹھ کے، جنگ نہیں مسئلے کا حل، بیٹھ کے اپنے اقوام کا سوچ کے، پاکستان پاکستان کی قوم کا سوچے۔ بچے ہمارے مرے، نہیں مرے؟ والدین بوڑھے مرے، نہیں مرے؟ ان کا سوچ کر، 9 دن میں اتنا نقصان ہے۔ ان چیزوں کا سوچ کر ایک dialogue کا راستہ چنیں۔ بیٹھنے کا راستہ چنیں۔ ایک امن کا راستہ چنیں۔ اپنی قوم اس خطے کے لیے اور میں آج کے دن بھی سب کو اپیل کروں گا۔ بالکل حکومت کا کام ہے اپنے وطن کی نمائندگی کرنا۔ دفاعی اداروں کا کام ہے اپنے وطن کا دفاع کرنا لیکن خدارا! یہ جو میڈیا میں بیٹھ کر حملے کر رہے ہیں۔ بھئی آپ کے جملوں سے حملے نہیں ہوتے۔ یہ جو عوام کو اکسا رہے ہیں کہ پٹھان بہادر ہے۔ بندوق اٹھاؤ۔ یہ بہادر ہے بندوق اٹھاؤ۔ اس سے مسئلے حل نہیں ہوتے۔ خدارا! دفاعی اداروں کو دفاع کرنے دو۔ دفاعی اداروں کو آپ کی عزت رکھنے دو۔ عوام، سیاستدان، قوم اور میڈیا امن کا پرچار کرو۔ جنگ کا پرچار نہ کرو۔ یہ جو اِدھر سے اُدھر hit کریں گے اور اُدھر سے اِدھر hit کریں گے، نہ پائلٹ کا پتا نہ راکٹ کا پتا، سکرین کے سامنے بیٹھ جاؤ۔ Hitting کرنا شروع کر دو۔ اگر اسی سکرین کو دیکھا جائے تو چیئرمین صاحب! بدقسمتی سے یہ جنگ ہندوستان اور پاکستان کے بیچ میں تھی لیکن اگر یہ پوری جنگ دیکھی جائے تو یہ جنگ جھوٹ اور سچ کے بیچ میں تھی۔ جھوٹ پر جھوٹ اور اتنی کھلی آنکھیں کہ شرم بھی نہیں آ رہی۔ یہ جو اس طرف سے ہوا

ہے، ہندوستان کی طرف سے اور پھر ماشاءاللہ دونوں طرف جو جذباتی لوگ ہیں۔ یہ جو جھوٹ پر جھوٹ، میرے خیال میں ہمیں اس کانوٹس لینا چاہیے۔

اگر ہندوستان کا ہم کچھ نہیں کر سکتے، میں حکومت وقت سے یہ demand کروں گا کم سے کم پاکستان کی طرف سے کہ یہ لڑائی صرف افواج پاکستان اور افواج ہندوستان کے بیچ میں تھی کہ نہیں؟ آپ کے پاکستان کے اندر ایسے لوگ تیار بیٹھے تھے کہ اس وقت کا فائدہ اٹھائیں اور اداروں پے حملہ آور ہو جائیں۔ ایک تو جناب! عجیب بات ہے، گرمی کا مسئلہ ہے قیدی کو نکالو، سردی کا مسئلہ ہے قیدی کو نکالو، جنگ ہے قیدی کو نکالو، جدل ہے قیدی کو نکالو، خوشی ہے قیدی کو نکالو، غم ہے قیدی کو نکالو۔ یہ ایک نظریہ ہے، دوسری بات نہیں ہے، بس جو بھی ہو، خدارا! قیدی کو نکالو۔ یہ کیا بات ہے؟

جناب! میں جو بات کرتا ہوں، ہمارا کسی سے ذاتیات کا معاملہ نہیں ہے۔ اس ریاست کی طرف سے ہمارے خلاف جو طاقت آزمائی گئی ہے، اس کی مثال بھی نہیں ہے لیکن جناب! یہ تو اندرونی breach ہے۔ آپ کے ادارے کمزور لگ رہے ہیں۔ بھئی، ادھر نہ ہم نے سزا دی، نہ آپ نے سزا دی ہے، نہ کسی سینیٹر نے سزا دی ہے بلکہ پاکستان کے عدالتی نظام نے ایک بندے کو سزا دی ہے اور وہ مجرم ہے اور اس کی تصویریں لا کر اگر سینیٹ میں اس طرح لگائی جائیں گی تو میرے خیال میں تو یہ پورا سسٹم اندر سے breached لگ رہا ہے۔ آپ کی یعنی اس کرسی کی powers اتنی بھی نہیں ہو سکتی کہ آپ ایک حکم کرو کہ بھائی جو مجرم ہے، جو چور ہے، جو ڈاکو ہے، جو[1] [***] ہے، صرف ایک نہیں بلکہ کوئی بھی ہو، کل کو میں ادھر اسامہ بن لادن کی تصویر لا کر آپ کو دکھانا شروع کر دوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایمل ولی صاحب! آپ بہت اچھی گفتگو کر رہے تھے، موضوع کے عین مطابق کر رہے تھے اور میں بڑا لطف لے رہا تھا، تھوڑی سی deviation آ گئی ہے، اگر آپ پھر موضوع پر آ جائیں اور آپ کا time بھی ہو گیا ہے۔ آپ گیارہ منٹ لے چکے ہیں، دو منٹ اور بات کر لیں۔

---

[1] *[Word expunged as ordered by the Chair.]*

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب! مجھ سے پہلے بیس بیس منٹ بات ہوئی ہے۔ آپ اس وقت ادھر بیٹھے تھے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: دو منٹ موضوع پر بھی آ جائیں۔

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب! میں تو موضوع پر ہی بات کر رہا ہوں۔ کیا پاکستان کی لڑائی نہیں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اس موضوع کو چھوڑ دیں۔ اس subject کو بھی چھوڑ دیں اور دو منٹ میں سمیٹ لیں۔

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب! مجھے بات کرنے دیں۔ پچھلے اجلاس میں بھی جو ہوا ہے، آپ سب نے دیکھا ہے اور میرے ساتھ آپ سب نے commitment کی ہے کہ ہم آپ کو بات کرنے دیں گے۔ میں بات کروں گا ضرور، ان شاء اللہ، سب بولیں گے۔ مجھ سے پہلے بیس بیس منٹ بات ہوئی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کوئی بات نہیں، آپ اچھی روایت ڈالیں۔

سینیٹر ایمل ولی خان: خیر ہے، ہمیں بھی تھوڑی گندی روایت ڈالنے دیا کریں۔ جناب! میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ہوشیاری سے کام لینا چاہیے۔ مشکل حالات اچھی قوموں کی تقدیر بدلتے ہیں۔ اچھی اور بہترین قوم وہ ہے جو مشکل حالات میں سبق سیکھے اور ملک کی بہتری کی طرف بڑھے۔ اگر ہم مفروضوں میں رہیں گے تو مفروضوں نے بڑی بڑی بادشاہتوں کو تباہ کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ ان شاء اللہ، ان مشکل حالات میں ہم لوگ یہ سبق سیکھیں گے اور کوشش کریں گے کہ نہ صرف ملک کو باہر سے محفوظ رکھیں بلکہ ملک کو اندر سے بھی محفوظ رکھیں۔ باہر سے اگر ملک پر حملہ ہوتا ہے تو اس کا ہم ان شاء اللہ، دفاع کریں گے۔ اندر سے حملہ یعنی آئین پاکستان پر اگر حملہ ہوتا ہے تو جناب! اس کا دفاع بھی ہم پر لازم وملزوم ہے اور اسی طرح کا خطرہ پاکستان کے اندر موجود ہے۔ Sir, I beg to say this کہ بدقسمتی سے 18ویں ترمیم جو آئین پاکستان کا حصہ ہے، وہ 18 ویں ترمیم جس پر آپ کے بڑوں نے، پاکستان پیپلز پارٹی کے بڑوں نے، ہمارے بڑوں نے، وہ جماعتیں جو بعد میں بنی ہیں وہ نہیں لیکن زیادہ تر لوگوں نے اس پر دستخط کیے ہیں۔ آج آئین

پاکستان پر حملہ ہو رہا ہے۔ میں معذرت کے ساتھ کہہ سکتا ہوں، میں پھر معذرت چاہوں گا لیکن وہ حملہ مل کر، وفاقی حکومت، صوبائی حکومت اور نظام مل کر آئین پاکستان پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔

جناب! تین باتوں کی بدولت ان شاء اللہ، پاکستان مستحکم رہے گا اور آگے بڑھے گا۔ نمبر ایک، پاکستان میں امن ہو۔ امن کے بغیر پاکستان آگے نہیں بڑھ سکتا۔ میں چاہوں گا کہ آپ اپنی جماعت والوں کو بولیں کہ جس طرح انہوں نے ہندوستان اور پاکستان میں نو دن کی لڑائی فوراً امن سے نمٹا دی، میں چاہوں گا کہ پاکستان کا حصہ پختونخوا جس پر پچاس سال سے لڑائی لڑی جا رہی ہے، جس میں لاکھوں کی تعداد میں بچے شہید ہو گئے، بوڑھے شہید ہو گئے، ہماری مائیں بہنیں شہید ہو گئیں اور آج بھی ایسی سنجیدگی ہمیں ریاستی اداروں سے اور حکومت پاکستان سے، اس پاکستان کے لیے بھی چاہیے۔ سر مجھے دو منٹ دے دیں، میں تو اب سنجیدہ بات کر رہا ہوں، کسی کے خلاف بات نہیں کر رہا بلکہ امن کی بات کر رہا ہوں۔ میں نے تین پوائنٹ کہے، ایک پوائنٹ بولا ہے، دو بول رہا ہوں۔

جناب! نمبر دو، اگر پاکستان میں عوام کے حق رائے کا خیال رکھا جائے گا، جمہوریت، سیاست اور یہ پارلیمان آزاد ہوں گے تو ان شاء اللہ، پاکستان بڑھے گا۔ نمبر تین، جب تک پاکستان کی ہر قوم، بلوچ ہو، سندھی ہو، پختون ہو، پنجابی ہو، سرائیکی ہو، مہاجر ہو یا کوئی اور قوم اس کے علاوہ ہو، مسلمان ہو، ہندو ہو، سکھ ہو، عیسائی ہو یا کسی اور مذہب کا ہو، جب تک سب کو یہ اعتماد نہیں ہو گا کہ ہاں، پاکستان ہم سب کا ایک جیسا ہے، اس پاکستان پر پختون کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا پنجابی کا ہے، اس پاکستان کا کوئٹہ شہر بھی اتنا ہی مقدس ہے جتنا لاہور ہے، اس پاکستان کا گوادر بھی اتنا مقدس ہے جتنا راولپنڈی ہے، اس پاکستان کا باجوڑ بھی اتنا مقدس ہے جتنا کہ جہلم ہے تو ان شاء اللہ، میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان ترقی کرے گا۔ بلوچ قوم اور پختون قوم کے حق پر حملہ ہو رہا ہے، اس حملے کو روکیں نہیں تو جس اتفاق کی اس وقت ضرورت ہے، خدانخواستہ! یہ اتفاق کہیں خراب نہ ہو جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔

سینیٹر ایمل ولی خان: ایک آخری بات، جو سینیٹرز کی بات ہوئی، اس پر میں بھی بات کرنا چاہوں گا۔ پختونخوا کے سینیٹرز کی بات ادھر بار بار ہوتی ہے۔ میں بالکل second کرتا ہوں، میرے PTI کے سینیٹر صاحب یہاں بیٹھے ہیں، ان کے جو لیڈر ہیں، میں انہیں لیڈر آف دی اپوزیشن تو نہیں مانتا، میں اپوزیشن میں ہوتے ہوئے انہیں اپنا لیڈر نہیں مانتا لیکن ان کے جو لیڈر ہیں، انہوں نے

demand کی اور ہر بار کہتے ہیں کہ خیبر پختونخوا کے الیکشن کیوں نہیں ہو رہے۔ میں welcome کرتا ہوں بلکہ praise کرتا ہوں اپنے وزیر خارجہ صاحب کو جنہوں نے کہا کہ میں اسے دیکھوں گا۔ میں ذرا آپ کو کھول کر دکھاتا ہوں کہ الیکشن کیوں نہیں ہو رہے۔ میں ان کو کہتا ہوں کہ کسی اور سے نہ پوچھیں۔ میرے ان بھائیوں کو بولیں کہ ادھر پشاور میں جس بندے کو بٹھایا گیا ہے، کارخانے نے بٹھایا ہے، وہ کیوں اداروں کا حکم نہیں مانتا۔ وہ کیوں MPAs سے oath نہیں لیتا؟ وہ MPAs سے oath لے لیتا تو سینیٹرز بن جاتے۔ انہی کے سینیٹرز آنے ہیں، کسی اور کے نہیں لیکن اگر سسٹم کو روکا گیا ہے تو پختونخوا اسمبلی نے روکا ہے، پختونخوا حکومت نے روکا ہے۔ ان کو چاہیے کہ جو الیکشن کمیشن کا نتیجہ آیا ہے، اس کے تحت reserved seats پر oath لے لیں۔ اس کے نتیجے میں انتخابات کروالیں اور ہم چاہتے ہیں کہ پختونخوا کے سینیٹرز ادھر آکر بیٹھ جائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایمل ولی خان! آپ کا بہت شکریہ۔ سینیٹر روبینہ قائم خانی صاحبہ۔

<u>Senator Rubina Qaim Khani</u>

سینیٹر روبینہ قائم خانی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ نے مجھے اس اہم مسئلے پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ سب سے پہلے میں بھارت کی دہشت گردی کی بھرپور مذمت کرتی ہوں جس نے پہلگام واقعے کو جواز بنا کر مظفر آباد، کوٹلی اور بہاولپور میں ڈرون حملے کیے۔ LOC پر معصوم بچوں کو شہید کیا۔ یہ صرف دہشت گردی نہیں تھی بلکہ بھارت نے بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کی۔ پاکستان نے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا کیونکہ پاکستان خطے میں امن چاہتا ہے، جنگ نہیں لیکن بھارت مسلسل کوشش کر رہا تھا کہ کسی طرح کشیدگی کو بڑھایا جائے۔ پھر پاکستان کی افواج نے منہ توڑ جواب دے کر بھارت اور دنیا کو بتادیا کہ امن کو ہماری کمزوری نہ سمجھا جائے۔ آپریشن بنیان المرصوص جس کا مطلب سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے، اس کی گونج پوری دنیا نے سنی اور صرف چند گھنٹوں میں بھارت گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گیا اور جنگ بندی کے لیے امریکی صدر سمیت دیگر ممالک سے رابطے کیے اور جنگ بندی ہو گئی۔ ان سب میں سب کا کردار بہت اہم رہا۔

جناب! انڈیا بنگلہ دیش اور افغانستان میں دنگے فساد کروا کر یہ سمجھا کہ میں پاکستان کو بھی اسی طرح سے treat کروں گا لیکن یہ بھارت کی سوچ تھی۔ یہاں میں پوری قوم اور پاک افواج کو

مبارک باد پیش کرتی ہوں اور سلام پیش کرتی ہوں کہ ہماری پاک فوج نے دشمن کو بھرپور جواب دے کر ہمارا سر فخر سے بلند کر دیا۔ اس مشکل وقت میں پوری قوم یک جا نظر آئی۔ قومی و سیاسی قیادت متحد اور اپنے اداروں کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی ہوئی۔ ہر فرد کا جذبہ دیدنی تھا۔ فضا میں دل دل پاکستان، جان جان پاکستان اور افواج پاکستان زندہ باد کے نعرے لگ رہے تھے۔ میں آج شہید ذوالفقار علی بھٹو اور شہید محترمہ بینظیر بھٹو کو بھی یاد کروں گی جنہوں نے ایٹم بم کی بنیاد رکھی۔ اگر خدانخواستہ میزائل ٹیکنالوجی ہمارے پاس نہ ہوتی تو آج ہمارے کیا حالات ہوتے۔ میں ایک پاکستانی اور پاکستان پیپلز پارٹی کی جیالی ہونے کے ناتے شہید ذوالفقار علی بھٹو اور شہید محترمہ بینظیر بھٹو کو عقیدت پیش کرتی ہوں۔ اسی طرح شہید ذوالفقار علی بھٹو کے نواسے اور شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کے بیٹے چیئر مین بلاول بھٹو زرداری نے پوری دنیا کے سامنے اور عالمی میڈیا پر پاکستان کی نمائندگی کی اور اپنا narrative سامنے رکھا اور بھارتی propaganda کا بھرپور جواب دیا جو میں سمجھتی ہوں کہ قابل تحسین ہے۔ بلاول بھٹو جب وزیر خارجہ تھے تب بھی وہ پوری دنیا میں گئے اور پاکستان کے سفارتی تعلقات کو مضبوط کیا۔ اس مشکل وقت میں بلاول بھٹو زرداری نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا اور پوری دنیا میں پاکستان کا narrative پہنچایا کہ پاکستان امن کا خواہاں ہے، جنگ کا نہیں۔ بھارت propaganda کرتا رہا اور خود امن کا دشمن ہے۔ میں یہ کہوں گی کہ بھارتی میڈیا اور بھارتی anchors ہماری افواج اور ہماری لیڈرشپ کا جو مذاق اڑا رہے تھے، جو Tik tokers نے کیا اور جس طرح دیکھا گیا، میں سمجھتی ہوں کہ انڈیا fictions پر believe کرتا ہے۔ انڈیا سمجھ رہا تھا کہ جس طرح سے شاہ رخ خان نے یا اکشے کمار نے فلمیں بنائی ہوئی ہیں اور بہترین کیمرہ مین جو فلم عکاسی کرتے ہیں تو ان کے ذریعے جنگیں جیتی جا سکتی ہیں لیکن ایسا نہیں ہے۔ پاکستانی قوم کے پاس جو جذبہ ہے، جو ہر مسلمان کے پاس جذبہ ہے اور پاکستانی افواج نے جس طرح پوری دنیا میں اپنا لوہا منوایا ہے اور بتایا ہے کہ ہم صرف باتیں نہیں کرتے بلکہ جنگ لڑنا بھی جانتے ہیں۔ ارے یہ کس کو ڈراتے ہیں؟ As a Muslim ہم سب شہید ہونے کے لیے تیار ہیں خواہ وہ پاکستان کی افواج ہو یا قوم ہو۔ پاکستان کا بچہ بچہ، پاکستان کا ہر فرد اپنی جان پاکستان کے لیے شہید کرنے کے لیے تیار ہے۔

جناب! میں یہ بھی کہوں گی کہ اب جب جنگ بندی ہو گئی ہے تو بات چیت کو آگے بڑھانا چاہیے۔ مسئلہ کشمیر سمیت دہشت گردی اور سندھ طاس معاہدے پر بھی بات ہونی چاہیے۔ عالمی

برادری مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے اپنا مؤثر کردار ادا کرے۔ اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل درآمد کرایا جائے۔ مودی اب اپنی نااہلی اور شکست چھپانے کے دعوے کر رہا ہے۔ مودی سرکار بوکھلاہٹ کا شکار ہے۔ پاکستان نے بھارت کو redline cross کرنے نہیں دی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحبہ! براہ مہربانی conclude کریں۔

سینیٹر روبینہ قائم خانی: جناب! بہت سارے سینیٹر صاحبان نے بات کرنے کے لیے ایک، ایک گھنٹہ لیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میری بات سن لیجئے۔ ہم پانچ سے چھ منٹ ہر ممبر اور 10 سے 15 منٹ ہر پارلیمانی لیڈرز کو دینا چاہتے ہیں۔

سینیٹر روبینہ قائم خانی: میں بس دو منٹ اور لوں گی۔ بھارت پہلگام واقعے کی شفاف اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کروائے۔ جب بھی بھارت میں کوئی واقعہ ہوتا ہے، وہ پاکستان پر الزام لگا دیتا ہے اور حقیقت اس کے بالکل برعکس ہوتی ہے۔ ہر بار بھارت کی طرف سے ہم پر جنگ مسلط کی جاتی ہے ۔میں اپنی بات کا اختتام اس شعر سے کروں گی

دل سے نکلے گی نہ مر کر بھی وطن کی الفت
میری مٹی سے بھی خوشبوِ وفا آئے گی

شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ میں پھر یہ ضرور کہوں گا کہ پارلیمانی لیڈرز کو تھوڑی سی چھوٹ ضرور دی گئی ہے لیکن باقی اراکین کے بارے میں معزز چیئرمین صاحب نے کہا ہے کہ انہیں پانچ سے چھ منٹ دیے جائیں تاکہ سب کو موقع ملے اور سب اپنا اپنا مؤقف دے سکیں۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے جس پر سب اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں۔اب میں سینیٹر عامر ولی الدین چشتی صاحب سے request کروں گا کہ وہ اپنا اظہار خیال کریں لیکن جو پانچ سے چھ منٹ کا ضابطہ ہے، اسے بھی پیش نظر رکھیں۔

Senator Amir Waliuddin Chishti

سینیٹر عامر ولی الدین چشتی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین کہ آپ نے اس موقع پر مجھے اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کرنے کا موقع دیا۔آج ہماری پوری قوم بہت خوش ہے

کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمتیں ہمارے ملک میں نازل ہوئیں اور ہمیں اس فتح سے ہمکنار کیا جس کے ہم بہت عرصے سے متلاشی تھے۔ مودی کی جارحیت اور بھارت کی دشمنی روز اول سے ہمارے ساتھ ہو رہی ہے اور وہ یہ ہمارے خلاف ہمیشہ استعمال کرتا رہا ہے لیکن اس جارحیت کا ایک فائدہ ضرور ہوا کہ مجھے دوبارہ قائداعظم کا پاکستان نظر آیا۔ نہ آج کوئی پنجابی تھا، نہ سندھی، نہ پختون، نہ بلوچ، نہ مہاجر، نہ ہندو، نہ سکھ اور نہ عیسائی بلکہ سب پاکستانی تھے اور سب سبز ہلالی پرچم کے نیچے تھے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے قائداعظم کا ہی پاکستان دے۔ میں بہت شکر گزار ہوں اور خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں اپنی افواج کو، اپنی حکومت وقت کو، وزیراعظم صاحب کو اور وزیر خارجہ صاحب کو لیکن جو اصل کردار ہماری افواج نے، ہماری بہادر قوم کی بہادر افواج نے اور اس کے بہادر سپہ سالار جنرل عاصم منیر صاحب نے انجام دیا ہے، یقیناً وہ خراج تحسین اور مبارکباد کے حقدار ہیں۔ چونکہ میرا تعلق شہدا کے خاندان سے ہے اور میرے والد صاحب نے پاکستان بنانے کے لیے بہت بڑی قربانیاں دیں۔ پاکستان کسی نے تحفے میں نہیں دیا تھا بلکہ ہمارے آباؤاجداد کی قربانیاں اور ان کے جان کی اور مال و متاع کی قربانیاں تھیں جب جاکے یہ پاکستان بنا اور جب یہ پاکستان بنا تو وہ صرف اور صرف عوامی تائید اور عوامی جدوجہد سے بنا۔ الحمدللہ آج ہمارے پاس دنیا کی بہترین فوج موجود ہے اور اس وجہ سے مودی یا بھارت یا دنیا کا کوئی اور ملک ہمارے ملک پر میلی آنکھ سے دیکھ نہیں سکتا اور خاص طور پر 10 مئی کے بعد ان شاء اللہ۔

جناب! ہم جس کے مقروض ہیں وہ ہمارے شہداء ہیں۔ اپنے شہداء کا قرض اور حق کو شاید ہم ادا نہیں کر پاتے۔ آج پاکستان میں یہ امن وامان، یہ سکون ہماری افواج کی وجہ سے ہے۔ جیسے میں نے جنرل عاصم منیر صاحب کا تذکرہ کیا، اسی طرح چیف آف ایئر اسٹاف، چیف آف نیول اسٹاف اور ہمارے حساس اداروں نے بھی بہت ہی کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ جب میرے والد صاحب نے 1947 میں ہجرت کی، چونکہ وہ نیشنل گارڈز میں تھے، مسلم لیگ سے تعلق تھا۔ صرف ملک کی خاطر وہ اپنا تمام مال و متاع وہاں چھوڑ کر آگئے۔ میں اپنے بزرگوں کی سعی کرتے ہوئے آج اس ایوان کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میرا تمام مال و متاع، تمام اسباب اور میرے تمام اثاثے، یہاں تک کہ جو سب سے قیمتی چیز مال و دولت جان ہے، وہ تمام اس ملک کی امانت ہیں۔ شہداء ہمارے سر کا تاج ہیں۔ جب میں دیکھ رہا تھا کہ حکومت پاکستان نے بھی شہداء کے لیے اعلان کیا ہے کہ ان کے ورثاء کی مالی مدد بھی

کی جائے گی اور اخلاقی طور پر وہ ہمارے ہیرو ہیں۔ اُس وقت میں یہ سوچ رہا تھا کہ صرف حکومت ان شہداء کی مقروض نہیں ہے، ہم بھی ان شہداء کے مقروض ہیں۔ میں اور میرا خاندان، جوان کا، ان کے وارثوں کا حق بنتا ہے، میرا ایک چھوٹا سا نذرانہ اگر شہداء کے ورثاء قبول کرلیں تو میری توجنت کا وسیلہ بن جائے گا۔ میں 10 ملین روپے شہداء فنڈ میں دینا چاہتا ہوں۔

(اس موقع پر ایوان میں ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر عامر ولی الدین چشتی: آخر میں شہداء کے لیے دعا گو ہیں، جو شہید ہیں وہ مرتے نہیں ہیں، ان کو وسیلہ ملتے رہتے ہیں، ان کے خاندانوں سے ہمدردی ہے۔ ہماری پوری قوم افواج پاکستان کے ساتھ ہے۔ ان شاءاللہ دنیا میں کوئی بھی دشمن ہماری طرف میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔ آخر میں ایک شعر عرض کرتا ہوں۔

کرو نہ غم کہ ضرورت پڑی تو ہم دیں گے
لہو کا تیل چراغوں کی روشنی کے لیے

پاکستان زندہ باد۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ماشاءاللہ سینیٹر چشتی صاحب! آپ نے بڑی فراخ قلبی کے ساتھ ایک عطیے کا اعلان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ یہ آپ کا بھی جذبہ ہے، ہم سب کا جذبہ ہے۔ شہداء اپنا آج ہمارے کل کے لیے قربان کردیتے ہیں، ان کے لیے ہم جو کچھ بھی کریں، وہ بہت کم ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جذبے کو قبول فرمائے۔ پورا ایوان آپ کے اس جذبے کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب۔

Senator Saifullah Abro

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: شکریہ، جناب چیئرمین! ماشاءاللہ، ہمارا یہ اجلاس، یقین کریں کہ جو ہمارے وزیر خارجہ صاحب نے بات کی ہے، جو ان کے مدلل دلائل تھے یا ان کا لہجہ، بڑی خوشی کی بات ہے کہ جس طریقے سے انہوں نے ایوان کو brief کیا۔ ہمارے لیے بڑی باعث عزت اور باعث فخر بات ہے کہ انہوں نے اس سارے معاملے میں deal کیا، قوم کو بھی راہنمائی عطا کی، آج یہاں پر بھی ہمیں بتایا۔ آپ نے دیکھا کہ افواج پاکستان نے جو کردار ادا کیا اور انڈیا کو شکست دی۔ اس ایوان نے جس یک جہتی کا مظاہرہ کیا تو اس پر ہمیں خوش ہونا چاہیے، اس پر فخر کرنا چاہیے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ

آ ئندہ بھی اسی طرح national issues پر اکٹھے ہوں۔ جو ہمارے اندرونی مسائل ہیں، ان کو ہم بیٹھ کر حل کر سکتے ہیں لیکن ایک چیز پر بہت افسوس ہوا کہ یہاں ایک پارٹی، ہیں تو ان کے ایک دوارا کین، لیکن اس کو بڑی تکلیف ہے خان صاحب سے۔ مجھے امید تھی کہ آپ شاید اس کو منع کر دیں گے، اس نے 18 منٹ بات کی، 12 منٹ اس نے بیٹھ کر خان صاحب کو گالیاں دیں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے، مطلب کسی بھی طریقے سے، آپ لائیں اپنے لیڈرز کی pictures کو، ہم تو منع نہیں کرتے، وہ بڑے باپ کا بیٹا ہے، بڑے باپ کا پوتا ہے، کہاں خان غفار خان، کہاں خان عبدالولی خان، لازمی ہے کہ ان کو تو اپنے خاندان کا بھرم رکھنا چاہیے۔ اس کو بار بار خان صاحب کے لیے ایسے الفاظ بولنا۔ میں آپ سے التجا کرتا ہوں۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ابڑو صاحب! میں نے ان کی گرفت کی اور ان کو کہا کہ آپ موضوع کی طرف پلٹ کر جائیں اور یہ باتیں نہ کریں۔ انہوں نے میری بات مان لی۔ آپ سے بھی میری گزارش یہ ہے کہ بجائے ان کی شان۔۔۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: نہیں، میں شان کی بات نہیں کرتا، وہ ہمارے ساتھی ہیں۔ میں آپ سے التجا یہ کرتا ہوں کہ انہوں نے خان صاحب کے بارے میں جو الفاظ بولے ہیں، وہ آپ expunge کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میرا خیال نہیں ہے کہ انہوں نے کوئی ایسا لفظ بولا ہے۔ میں ایک طویل عرصے سے بیٹھا ہوں، اس طرح کے expressions کئی مرتبہ آئے ہیں اِدھر سے بھی اور اُدھر سے بھی، اگر کوئی ایسا particular لفظ ہوتا جو غیر مہذب ہوتا۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: اس نے خان صاحب کے لیے لفظ [2][****] کہا۔ کیا آپ کو یہ ایک مہذب لفظ لگتا ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اگر ایسا لفظ بولا گیا ہے تو بے شک اسے حذف کر دیں۔ [****] کے لفظ کو حذف کر دیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: ہم مودی کے خلاف یہاں کھڑے ہیں۔ ہم انڈیا کے خلاف یہاں کھڑے ہیں۔

---

[2] *Words expunged as ordered by the Chair.*

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ابڑو صاحب! آپ کی نشان دہی پر وہ لفظ نکال دیا۔ شکریہ، اب آپ موضوع پر رہیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: یہ بات کہ ہم قیدی کو نکالنے کی بات کرتے ہیں۔ بھائی! آپ ہمیں بتائیں کہ ہم آپ کو ڈالنے کی بات کریں کہ ہم آپ کو اندر ڈالیں۔ بھائی! ہم آپ کو اندر ڈالنے کی بات نہیں کرتے۔ ہم تو اپنے لیڈر کی بات کریں گے۔ جب یہاں پر بات آئے گی، ایسی چیز اچھی نہیں لگتی۔ ہاں اگر اس کو کوئی grudge ہے، میں آپ کے توسط سے ان سے التجا کرتا ہوں کہ وہ اپنے ڈیرے کا ایڈریس بتائیں۔ میں اپنے انیس سینیٹرز کو لے کر ان کے گھر چلا جاتا ہوں۔ اگر ان کو کوئی خلش ہے۔ ہمارے لوگ گئے تھے۔ ہمارے یہ سارے سینیٹرز چارسدہ گئے تھے، وہ وہاں نہیں تھے۔ وہاں پر پیغام ملا کہ وہ بلوچستان shift ہو گئے ہیں۔ آپ ہمیں بلوچستان کا ایڈریس دیں، میں سب کو لے جاؤں گا، آپ سے معافی مانگیں گے۔ باقی اگر خیبر پختونخوا کے عوام آپ کو ووٹ نہیں دیتے تو اس میں خان کا کیا قصور ہے۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ موضوع پر آجائیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: میں موضوع پر آتا ہوں۔ اس نے 18 منٹ بات کی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اب وہ ہیں نہیں، برا لگتا ہے کہ کسی کے بارے میں کچھ کہا جائے۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: اس کو بیٹھنا چاہیے نا۔ گالیاں دے کر بھاگنا نہیں چاہیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اب وہ موجود نہیں ہیں، آپ اپنے موضوع پر آجائیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: میں اپنے موضوع پر آتا ہوں۔ دیکھیں بات یہ ہے کہ یہاں پر جو باتیں ہوتی ہیں، مودی نے بھی یہی سمجھا تھا جو یہاں کی پارٹیاں سمجھ رہی ہیں۔ ہم تو اب ایک ہیں، ہم ایک قوم ہیں۔ ہم اپنے ملک کی سلامتی کے لیے کبھی بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ ہمارے اختلافات جو بھی ہیں، یہاں پر جو اپنے گھر میں ہیں۔ مودی سے بڑی غلطی ہو گئی۔ مودی یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ میں شاید کسی دوست کے گھر شادی میں جا رہا ہوں کسی جیٹ پر چڑھ کر، اسے یہ پتا نہیں تھا کہ اس کا مقابلہ ہمارے سپہ سالار جنرل عاصم منیر سے ہے، ہماری افواج سے ہے۔ ہماری افواج نے اس کے دانت اس طرح کھٹے کیے کہ وہ زندگی بھر یہ ہمت ہی نہیں کرے گا۔ آپ یقین کریں کہ اس وقت بھی دنیا میں

بیٹھ کر ان کا میڈیا جھوٹ بول رہا ہے کہ ہم نے پاکستان کو یہ کیا، وہ کیا۔ آج بڑی خوشی کی بات ہے کہ پہلے وہ یہ کہہ رہا تھا کہ مجھے پاکستان کی طرف سے رابطہ کیا گیا۔ آج اس کا یہ جھوٹ بھی پکڑا گیا۔ آج ٹرمپ نے قطر میں بیٹھ کر کہا کہ آپ انڈیا میں اپنی Apple company کا business wind up کریں۔ ابھی تو اس چوہدری کو بھی پتا لگ گیا جو دنیا کا چوہدری ہے، اس کو بھی پتا لگ گیا کہ انڈیا کسی کام کا نہیں ہے۔ پاکستان بے شک آبادی کے حساب سے اس سے چھوٹا ہے لیکن دفاع کے حساب سے پاکستان کی افواج نے ثابت کر کے اس کو دکھایا کہ تم جیسے سو انڈیا آجائیں، پاکستان تم کو ایسے ہی ذلیل وخوار کرتا رہے گا جیسے 10 مئی کو کیا۔ پوری پاکستانی قوم اپنی افواج کے ساتھ کھڑی ہے۔ ہم اپنی افواج کو سلام پیش کرتے ہیں وہ چاہے فضائیہ ہو، جنرل عاصم منیر صاحب ہوں۔ ہمارے لیے یہ بڑی باعث فخر ہے، ہمارے بچے سکون سے سوتے ہیں۔ ہمیں اس سے زیادہ کیا چاہیے۔ زندہ قوموں کی تاریخ میں کبھی کبھی ایسے مواقع آتے ہیں کہ وہ base بنتے ہیں کہ آئندہ ہم کسی صحیح راستے پر چل پڑیں۔ مجھے امید ہے کہ ہم آئین کی بالادستی کے لیے آگے بڑھیں گے۔ ہم پاکستان میں انسانی حقوق کے لیے آگے بڑھیں گے۔ اس محکوم پارلیمنٹ کی آزادی کے لیے آگے بڑھیں گے۔ جیسے اسحاق ڈار صاحب نے معیشت کی بات کی، ہم سب مل بیٹھ کر پاکستان کو ایسی طاقت بنائیں کہ آئندہ کوئی بھی ہمت نہ کرے کہ ایک ایٹمی ملک پر ایسے حملہ کرے۔

وہ کہہ رہا ہے کہ میں نے تو آپریشن سندور کیا۔ آپریشن سندور تمہارا ہے، تمہیں تو سندور کا پتا بھی نہیں ہے۔ نہ تمہارے پاس بیوی ہے۔ ایک دو CMs ہیں جن کی شادی بھی نہیں ہوئی ہے۔ تمہیں سندور کا کیا پتا۔ تمہیں سندور کی عزت کا پتا نہیں کہ سندور ہوتا کیا ہے۔ سندور کا ان کو پتا ہوتا ہے جن کی بیویاں، بیٹیاں ہوتی ہیں۔

میں اپنے بھائی وقار مہدی صاحب کو بھی مبارک باد دینا چاہتا ہوں۔ وہ سینیٹر بنے ہیں۔ بڑی خوشی ہوئی۔ یہ تینوں ہمارے seniors بیٹھے ہیں، میں ان سے التجا کرتا ہوں کہ وقار مہدی صاحب کو مستقل سیٹ دے دیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ انتظار میں رہیں کہ کوئی مر جائے اور ان کو سیٹ ملے۔ مطلب یہ ایک خوشی ہو گی تاکہ باقی سینیٹرز کی زندگی بچ جائے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ وقار مہدی صاحب کو اللہ تعالیٰ بڑی زندگی دے حالانکہ ان کی عمر اور تاج حیدر کی عمر میں کوئی تفاوت نہیں ہے لیکن میں

دعا کرتا ہوں کہ اللہ ان کو بڑی زندگی دے اور ان کی پارٹی ان کو مستقل سیٹ دے تاکہ آئندہ وہ انتظار نہ کریں کہ کوئی سینیٹر ایسے آجائے۔۔۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب کا کہنا یہ ہے کہ part time جو fill in the gap ہے، اس کے طور پر نہ آئیں بلکہ مستقل آئیں، ہماری دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: میں تو دعا کرتا ہوں کہ ہمارا بھائی مستقل آجائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ یہی کہنا چاہتے ہیں کہ وہ مستقل آجائیں، بس اسی اچھی دعا پر آپ ختم کردیں، بہت شکریہ۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: چیئرمین صاحب! حقیقت یہ ہے کہ باتیں تو بعد میں ہوتی رہیں گی، ہمیں اس میں۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اس پر آپ نے اتنی اچھی دعا دی ہے کہ ختم کردیتے ہیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: میں نے دعا تو اپنے بھائی کو دی ہے، بھائی آیا ہے بڑی مشکل سے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: چلیں ایک منٹ اور لے لیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: ہمارے یہاں جو مسئلہ ہیں جناب! ہمیں اس کو بھی مل بیٹھ کے، حقیقت یہ ہے کہ اگر ہماری اس ایوان کی پارلیمانی کمیٹی بن جائے، ہم بالکل inflation کی بات کرتے ہیں کہ جی 38% سے 7% پر آجائیں لیکن آپ کو پتا ہے کہ 2022 میں وہ 11% تھی تو 38% پر کیسے پہنچی۔ 2022 میں Electricity گیارہ روپے per unit تھی وہ ابھی بیالیس روپے پر کیسے پہنچی، ڈالر 170 پر تھا وہ جا کے 300 پر کیسے پہنچا، تیل 157 پر تھا وہ جا کے ابھی 250 پونے تین سو کو کیسے پہنچا۔ ابھی بھی اگر ہم مارکیٹ میں جاتے ہیں چیئرمین صاحب! آپ یقین کریں کہ ہمیں آلو، سبزی اور چینی کوئی بھی چیز سستی نہیں مل رہی۔ اگر پارلیمانی کمیٹی بن جائے تاکہ ہم ان قیمتوں کو control کرسکیں، جو 38% inflation سے 7% آگئی ہے اور اس سے حقیقت میں عوام کو کو فائدہ پہنچے تو شاید اس پارلیمنٹ کا وقار بہت زیادہ اونچا ہوگا۔ آپ کی

بڑی مہربانی کہ آپ نے وقت دیا لیکن میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ آپ سینیٹر ایمل ولی کو سمجھائیں، یہ اچھی بات نہیں ہے، وہ ہر مرتبہ زیادتی کرتا ہے، بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب آج آپ بہت دعائیں دے رہے ہیں، بہت شکریہ۔

Now I would request Senator Afnan ullah Khan and after that my very dear friend Syed Masroor Ahsan.

Senator Dr.Afnan Ullah Khan

سینیٹر ڈاکٹر افنان اللہ خان: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ، آپ نے مجھے آج بات کرنے کا موقع دیا۔ ہندوستان نے پہلگام واقعے کی بنیاد پر 5 مئی کو پاکستان پر ایک حملہ کیا جس کے اندر درجنوں بے گناہ لوگوں کا قتل ہوا جن میں بچے بھی تھے، جن میں خواتین بھی تھیں۔ پورے پاکستان نے وہ تصاویر دیکھیں کہ کیسے Indian missiles, international boundary cross کرکے آکر بہاولپور میں لگے، مریدکے میں لگے، LOC کو cross کیا گیا اور وہاں پر پاکستان کے بہت سارے علاقوں پر حملہ کیا گیا اور اس بات کا لحاظ نہیں کیا گیا کہ جو international قوانین ہیں، وہ اس کے اوپر کیا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہماری افواج نے اس دن ایک تاریخی جواب ہندوستان کو دیا اور ایسی تاریخ رقم کی کہ اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

جناب چیئرمین! اس دن تقریباً 72 کے قریب ہندوستانی جہاز، fighter jets ہوا میں اڑے اور پاکستان کے تقریباً 40 کے قریب fighter jets ہوا میں اڑے اور ہمارے آسمانوں میں ایک بہت زبردست قسم کی battle ہوئی۔ یہ لڑائی تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ اس کے نتیجے میں جیسا کہ محترم ڈپٹی پرائم منسٹر صاحب نے بھی فرمایا کہ ان کو حالانکہ ایک certain command دی گئی تھی کہ آپ نے صرف ان کو hit کرنا ہے جو آپ کی طرف حملہ کر رہے ہیں۔ صرف ان کو hit کیا گیا اور اس رات کو تین رافیل، ایک مگ 29 اور ایک SU-30 کو گرایا گیا۔ یہ number بہت زیادہ ہو سکتے تھے، یہ number ایک درجن کے قریب ہو سکتے تھے مگر اس دن restraint کا مظاہرہ کیا گیا۔ ہندوستان کو ایسا مزہ آیا کہ جس پر آپ کو یاد ہوگا کہ مودی صاحب نے پلوامہ واقعہ کے بعد اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ وہاں پر ہمیں رافیل طیارے کی کمی محسوس

ہوئی مگر آپ نے دیکھا کہ کیسے وہ رافیل طیارے، اللہ تعالیٰ کی مدد سے آسمانوں سے گرنے لگے اور کیسے ہمارے شاہینوں نے ان پر حملے کیے۔ ایک کے بعد ایک نے حملہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری عزت بچالی۔ ہوا میں جو battle چل رہی تھی، وہ تو چل ہی رہی تھی، اس کے علاوہ افواج نے ہندوستان کا ایک بریگیڈ ہیڈ کوارٹر اڑا دیا۔ اس کے علاوہ LOC پر متعدد infrastructure اور پوسٹیں اڑائی گئیں اور باقاعدہ ایک زبردست قسم کا جواب دیا گیا۔ وہ جواب اتنا زبردست تھا کہ ہم 1971 کے بعد کیونکہ ایک major جنگ جس میں تمام forces involved ہوں، اگر آپ اس کو سمجھیں تو وہ 1971 کے بعد یہی والا موقع تھا، جس کے اندر پاکستان کی افواج نے اپنا لوہا منوایا۔ اس دن ہندوستان کو شکست ہوئی۔ اس کے اوپر internationally لوگوں نے لکھا کہ the night of falling Indian aircraft. کہ اس رات ہندوستان کے جہاز گرتے رہے۔

جناب چیئرمین! پھر اس کے بعد ہندوستان وہاں رکا نہیں اور وہ ہمیں دھمکیاں دیتے رہے۔ جیسے اس کے اوپر بڑی detail میں ابھی بات ہوئی کہ انہوں نے ہمارے شہروں کے اوپر ڈرون سے حملے کرنے شروع کر دیے۔ ہمارے حساس مقامات پر انہوں نے حملے کیے مگر ہمارے جو cyber warriors ہیں، جو بے چارے silent ہیں، جن کے نام بھی کسی کو معلوم نہیں، انہوں نے بڑے زبردست طریقے سے ان جہازوں کو گرایا، اسے soft kills کا نام دیا گیا، تقریباً کوئی 79 کے قریب drones آئے اور ان میں سے چند ایک کے علاوہ باقی تمام کو تباہ کر دیا گیا۔ ان کو ہماری cyber force نے تباہ کیا۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد معاملہ آگے گیا اور پھر 9 مئی آگیا۔ 9 مئی کو ہندوستان نے دوبارہ پاکستان کے اوپر حملہ کر دیا۔ حملہ کرنے سے پہلے ان کے میڈیا نے ایک پوری campaign چلائی۔ اس campaign کے اندر ہندوستانی میڈیا کا بہت مذاق اڑا۔ انہوں نے کہا کہ کراچی پر حملہ ہو گیا۔ کراچی پر براہموس میزائل گرا دیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لاہور کے اندر ہندوستان کی افواج گھس گئی ہیں۔ اس طرح کی اور بہت ساری جھوٹی باتیں کی گئیں۔ یہ ساری باتیں آٹھ مئی کو کی گئیں۔ جب صبح اٹھے تو کوئی حملہ نہیں ہوا تھا۔ ساری دنیا میں انڈین میڈیا کی credibility صفر ہو گئی۔ آپ یہ دیکھیں کہ ڈیڑھ ارب کا ملک ہے اور وہاں پر ایک independent media House نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے آپ دیکھیں کہ ہمارے میڈیا نے کتنا زبردست کام

کیا، سچ کے ساتھ کھڑے ہوئے، ملک کے narrative کے ساتھ اور اپنی افواج کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ میں انہیں خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب والا! میں نو مئی کے واقعات پر آتا ہوں۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایک سیکنڈ۔ میں نہیں چاہتا کہ ماحول کو ہم خراب کریں، آپ نو مئی کی طرف نہ آئیں، آپ دس مئی پر رہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر افنان اللہ خان: جی ٹھیک ہے، میں دس مئی پر آجاتا ہوں۔ دس مئی کو انڈیا نے ہمارے ملک پر دھاوا بولنے کا plan بنایا اور آپ نے دیکھا کہ انہوں نے کس طرح پے در پے حملے کرنے شروع کر دیے اور ایک حملہ Noor Khan Air Base پر ہوا، ایک حملہ جیکب آباد بولاری میں ہوا، سکھر میں ہوا اور بہت ساری جگہوں پر انہوں نے حملے کیے اور پھر اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے بنیان المرصوص آپریشن launch کیا گیا اور ہماری افواج نے ایک ایک بے گناہ کا جنہیں ہندوستان نے شہید کیا تھا، ان کا بدلہ لیا اور کیسے Fatah-I and Fatah-II missiles چلائے گئے، اس کی وڈیو سارے پاکستان نے دیکھی۔ آپ نے ایک اور بہت خوش آئندہ واقعہ دیکھا ہوگا کہ ہمارا ایک عام آدمی اپنی بندوق لے کر ڈرون پر فائرنگ کر رہا ہوتا ہے، اس کے ساتھ رینجرز کا سپاہی بھی فائرنگ کر رہا ہوتا ہے، اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ سارا ملک متحد ہو گیا ہے اور تمام عوام نے اپنے ملک کے دفاع کا بیڑا اٹھالیا ہے۔

جناب والا! میں نے ایک بہت اہم واقعہ کے متعلق بتانا ہے کہ S-400 دنیا کا بہترین air defence system ہے۔ اس air defence system کو ہمارے دو شاہین JF 17 Thunder طیاروں نے تباہ کیا۔ یہ وہی طیارہ ہے جس programme کو میاں محمد نواز شریف نے 1998 میں شروع کیا۔ میاں نواز شریف نے 1998 میں جو پودا لگایا تھا، اس نے 2025 میں آکر پھل دیا اور پوری قوم نے دیکھا کہ کیسے اس کے ڈیڑھ ارب ڈالر کے system کو ہمارے جہازوں نے تباہ کر دیا۔ اس کے بعد ان جہازوں کو بنانے والی کمپنیوں کے shares اوپر چلے گئے اور French Company Dassault Aviation کے shares نیچے گرتے چلے گئے تو ہم نے ایک بڑا زبردست united front سامنے رکھا۔ براہموس میزائل کے depots کو اڑایا گیا، ہندوستان کی ستر فیصد بجلی کے grid کو اڑا دیا گیا اور یہ اُن کو چند گھنٹوں میں ایسا مزہ چکھایا گیا کہ

وہ امریکہ کے پاس بھاگے بھاگے گئے کہ دیکھیں جی ہمیں بچائیں۔ پہلے وہ کہتے تھے کہ ہم بات نہیں کریں گے، ہمیں third party نہیں چاہیے مگر جیسے ہی ہم نے یہ والے کام کیے تو اِس کے بعد اُن کو ایسا مزہ آیا کہ وہ بھاگے بھاگے گئے اور انہوں نے وہاں جا کر اُن کی منتیں کیں اور پھر ظاہر ہے انہوں نے ہمیں کہا کہ آپ اِن کو اتنا نہ ماریں جتنا آپ نے انہیں مارا ہے۔ یہ تو بہت زیادہ چودھری بنتے تھے کہ ہم اِس خطے کے چودھری ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Thank you so much, you have already taken 8 minutes.

سینیٹر ڈاکٹر افنان اللہ خان: جی جناب، میں بس ختم کر رہا ہوں۔ میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ فتح صرف پاکستان کی فتح نہیں ہے بلکہ یہ عالم اسلام کی فتح ہے۔ بہت عرصے کے بعد کوئی ایک ایسا واقعہ ہوا ہے کہ مسلمانوں کی افواج نے دوسروں کو ہرایا ہے اور اس فتح کو پوری دنیا میں celebrate کیا گیا ہے۔ ہم نے یہ اتنا زبردست معرکہ مارا ہے کہ جس پر میں اور پوری قوم افواج پاکستان کے شکر گزار ہیں اور ان شاء اللہ ہم اپنے وطن کا جیسے پہلے دفاع کر رہے تھے، آئندہ بھی کریں گے۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔ عزت مآب سینیٹر مسرور احسن صاحب، آپ ما شاء اللہ روایات کو بہت اچھا سمجھتے ہیں، تو kindly پانچ سے چھ منٹ لیجئے گا تاکہ دو چار اور مقررین اگر آج بول لیں تو اچھا ہوگا۔ باقی کل ان شاء اللہ۔

Senator Syed Masroor Ahsan

سینیٹر سید مسرور احسن: چیئرمین صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے اِس ناچیز کو اِس قابل سمجھا کہ اس یوم تشکر کے موقع پر مجھے بولنے کا موقع دیا اور یقیناً یہ میرے لیے بھی ایک اعزاز کی بات ہے۔ اس میں ہم نے ماضی سے بھی سبق حاصل کرنا ہے۔ میں یہاں ایک بات کی نشان دہی کرنا چاہتا ہوں کہ 1965 میں بھی جنگ ہوئی تھی، 1971 میں بھی جنگ ہوئی تھی اور آج بھی جنگ ہوئی ہے لیکن ان تینوں جنگوں میں جو ایک چیز سب سے اہم ہے وہ یہ کہ آج جمہوری حکومت ہے اور تمام سیاسی پارٹیاں متحد ہو کر پاک فوج کو آگے push کرتی ہیں کہ جاؤ لڑو، ہم تمہارے ساتھ ہیں اور پھر پاک فوج نے جنرل عاصم منیر کی قیادت میں جس زندہ دلی کے ساتھ یہ

جنگ لڑائی لڑی، وہ یقیناً قابل تحسین ہے۔اس سارے مسئلے پر پوری قوم متحد ہے لیکن ہمیں ساری چیزوں کو سمجھتے ہوئے اب آگے کی جانب بھی دیکھنا ہے کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔

چیئرمین بلاول بھٹو صاحب نے جو narrative کی جنگ تھی، اُس حوالے سے بین الاقوامی media پر بتایا کہ ہم اپنی فوج کے ساتھ کھڑے ہیں اور ہم سرحدوں کے نگہبان ہیں۔ ہماری فوج یہاں سرحدوں پر لڑ رہی ہے۔ ہم بین الاقوامی دنیا میں فوج کا اور پاکستان کی سرحدوں کا بیانیہ پیش کر رہے ہیں۔ میرے چیئرمین بھی قابل تحسین ہیں، میری پاک فوج بھی قابل تحسین ہیں۔

میری صرف یہ گزارش ہے کہ بڑا اچھا ماحول رہا۔Opposition نے بھی یہاں بہت اچھا ماحول پیش کیا۔ ہم نے پہلے بھی اِن کو بہت appreciate کیا۔آج ہمارے Deputy Prime Minister صاحب نے بھی بہت اچھے ماحول میں opposition کو اچھا موقع دیا، اُن کا خیر مقدم کیا اور سب نے مل کر ایک بہت اچھی بات کی۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ تمام سیاسی قوتیں اگر اِسی طرح متحد ہو کر آگے بڑھیں گی تو ہمارا کوئی بھی دشمن پاکستان کی طرف اور ہماری سرحدوں کی طرف بُری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔ جہاں تک سندھ طاس معاہدے کی بات ہے تو اِس کے لیے ہم یہ کہہ دیتے ہیں کہ یا تو یہ معاہدہ رہے گا، اور اگر نہیں تو اِس میں یا تو ہمارا خون بہے گا یا پھر ہندوستان کا خون بہے گا۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔ سینیٹر ذیشان خانزادہ صاحب۔Kindly اتنا brief رہیں جتنے ہمارے باقی صاحبان رہے ہیں۔

Senator Zeeshan Khan Zada

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جی جی بالکل۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔آج بہت ہی اچھے ماحول میں تقاریر ہو رہی ہیں جیسا کہ باقی دوستوں نے بھی کہا اور یقین کریں کہ جتنی ہمیں اپنے Leader of the Opposition کی تقریر اچھی لگی اتنی ہی آج Leader of the House نے جو تقریر کی، وہ میں سمجھتا ہوں کہ نہایت مفصل اور اچھی تقریر تھی۔ جو ایک یک جہتی کا اظہار ہم چاہتے ہیں لیکن کہہ نہیں پاتے، مجھے آج کی تقریر میں وہ نظر آئی۔

جناب چیئرمین! دیکھیں جو نریندر مودی یا مودی سرکار نے پاکستان کے ساتھ پوری دنیا کے سامنے کیا، اپنے لوگوں کو مروا کر، اپنے لوگوں کے ساتھ مظالم کرکے اور اپنی سیاست کو چمکانے کے

لیے پاکستان کو بدنام کیا۔ ایک ایسا شخص جو اپنی سیاست کے لیے اِس حد تک جا سکتا ہے اس سے ہم آگے کیا توقع کر سکتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پاکستان armed forces نے جوابی کارروائی کرکے پندرہ گھنٹے میں اُس کا گھمنڈ اور اُس کا غرور ختم کرکے پاکستانیوں کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین! آج ہمارے local media میں ہی نہیں بلکہ international media میں بھی جو یہ بات چل رہی ہے کہ پاکستان نے صرف انڈیا کو اپنی armed forces کے ذریعے ہی شکست نہیں دی بلکہ جو narrative کی actual جنگ تھی، وہ بھی ہم نے جیتی ہے۔ اِس پر بڑی باتیں ہوئیں، میں اِس کی اور details میں نہیں جانا چاہتا لیکن جناب چیئرمین، یہ ہمیں ضرور دیکھنا چاہیے کہ ہماری پاک آرمی اور ہماری Air Force نے جس طریقے سے اُن کو جواب دیا اور ہماری armed forces نے جو مثال قائم کی، آج اس پر پوری دنیا میں بڑی بات ہوئی اور میں سمجھتا ہوں کہ اِس کا سب سے بڑا credit ہمارے pilots کو جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو جہاز استعمال ہوئے، ان سے بہتر جہاز اُن کے پاس تھے اور یہ صرف اِس واقعہ کی بات نہیں ہو رہی۔ اس سے پہلے پلوامہ میں بھی ہوا اور ایک 2021 میں ایک Anatolian Eagle exercise بھی ہوئی جس میں ہمارے JF-17 طیارے رافیل طیاروں کے خلاف استعمال ہوئے اور JF-17 طیاروں کو ہمارے pilots اڑا رہے تھے جس میں چھ دفعہ پاکستان نے رافیل طیاروں کو گرایا اور رافیل طیاروں نے JF-17 کو دو دفعہ گرایا۔ جناب چیئرمین، اس سے ایک دفعہ پھر ثابت ہو گیا کہ یہ pilots کا کمال ہے یہ ہماری Air Force کی strategy کا کمال ہے۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان مغرب سنائی دی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: خانزادہ صاحب! آپ conclude کرلیں، اس کے بعد میں نے ایک announcement کرنی ہے، ہم نے اسے کل بھی carry کرنا ہے کیونکہ ہمارے بہت سارے دوست آج رہ گئے ہیں، یا تو آج ہم نماز کا وقفہ دے کر اجلاس دوبارہ شروع کریں۔۔۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں نماز کے دوران دو منٹ نہیں دے سکتا۔ جی آپ بات ختم کریں۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جناب چیئرمین! سب نے باتیں کی ہیں، میں وہ repeat نہیں کرنا چاہتا لیکن اسحاق ڈار صاحب نے ایک بہت اچھی بات کی ہے کہ economy پر ہم سب بات کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ہمیشہ سے یہی کہتے آ رہے ہیں کہ معیشت سیاسی استحکام کے بغیر نہیں آ سکتی۔ میں سیاسی بات نہیں کرنا چاہتا لیکن ہم سب کو پتا ہے کہ کسی بھی ملک کے لیے یہ حقیقت ہے اور خصوصاً اس وقت پاکستان کے لیے یہ سب سے بڑی چیز ہے۔ جناب والا! میں بالکل بھی سیاسی تقریر نہیں کرنا چاہتا کہ عمران خان کو رہا کریں، آپ عمران خان کو رہا کریں گے تو سب کچھ ٹھیک ہو گا۔ جس طرح ایمل ولی صاحب نے کچھ باتیں کی ہیں۔ اگر یہ وقتِ ضرورت نہ ہو اور آپ دیکھیں کہ اس وقت ملک کا کیا حال ہے، ہماری یک جہتی کا اظہار کرنے سے جس طرح یہ ساری چیزیں ہوئیں، ان میں عمران خان اور اس کے supporters کا جو role تھا، اسے آج سب نے تسلیم کیا۔ میرے خیال میں اگر ہم اسی طرح آگے چلیں کیونکہ آج کچھ چیزیں ہو رہی ہیں، عمران خان صاحب کے دونوں بیٹے جو کبھی بھی سیاسی طور پر سامنے نہیں آئے، قاسم اور سلیمان نے پہلی مرتبہ ایک interview دیا ہے، جس میں انہوں نے کہا ہے کہ ہمارا کوئی سیاسی مقصد نہیں ہے، ہم صرف یہی چاہتے ہیں کہ ہمارے والد کو رہا کیا جائے۔ جس طرح پاکستان میں آئین کو violate کر کے سارے قانونی ہتھکنڈے استعمال ہو رہے ہیں تو وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں آگے کچھ نظر نہیں آ رہا ہے کہ عمران خان کو کیسے رہا کیا جائے گا۔ جنا ب والا! یہ ایک سیاسی بات ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن اس کا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے، جب بچے باہر نکل آئیں جو غیر سیاسی بچے ہیں، وہ یہ بات کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ہمارے والد کو دو دن تک ایک ایسی جگہ رکھا گیا جہاں اندھیرا تھا، ان پر وہ بہت سخت وقت تھا۔ انہوں نے اپنے interview میں یہ چیزیں بتائیں، میں سمجھتا ہوں کہ عمران خان کے supporters یہ باتیں سن کر بہت emotional ہوتے ہیں اور یہ اچھی بات نہیں ہے۔ اس لیے ان چیزوں پر بات ہونی چاہیے اور میری آپ سے گزارش ہے کہ اس پر آگے بات ہونی چاہیے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ شہادت اعوان صاحب! میری گزارش سن لیں، you have two options یا تو آپ جو دو منٹ بولنا چاہتے ہیں، وہ بول لیں، دوسرا option یہ ہے کہ کل آپ اپنا پورا وقت پانچ سے چھ منٹ کا لیں اور انتظار کر لیں۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب والا! آج دو منٹ بات کر لینے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ٹھیک ہے، میں نے countdown شروع کر دیا ہے and only two minutes.

Senator Shahadat Awan

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! کالج میں بھی ایسے ہی ہوتا تھا کہ میں آخر میں ہوتا تھا، میرے ٹیچر کہتے تھے کہ تم آخر میں سبق سنانا۔ جناب والا! پاکستان زندہ باد، پاک فوج زندہ باد۔ جناب والا! میں اپنی طرف سے، اپنی پارٹی کی طرف سے پاکستان اور افواج پاکستان کو May, 2025 کی جنگ جیتنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ جناب والا! پہلگام کا واقعہ سرنڈر مودی نے اس نیت کے ساتھ کیا کہ سندھ طاس معاہدے کو abeyance میں ڈالا جا سکے لیکن میرے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری صاحب نے یہ الفاظ کہہ کر کہ اگر آپ اس کا یہ بہانہ بنائیں گے اور سندھو دریا کا پانی بند کریں گے تو سندھو میں یا پانی بہے گا یا اس میں تمہارا خون بہے گا۔ انہوں نے ملک و قوم کو ایک زبردست جوش و ولولہ دیا۔

جناب والا! ہم نے بھارت یا سرنڈر مودی کو یہ offer دی تھی کہ آپ پہلگام واقعے کی کسی بھی ادارے سے غیر جانبدارانہ تحقیقات کروالیں لیکن چونکہ وہ جھوٹا تھا اور یہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا جھوٹ پوری دنیا میں عیاں ہو جائے، اس سے بچنے کے لیے وہ بھاگتا رہا اور آخر میں اس نے اس خام خیالی میں کہ بھارت ایک بہت بڑا ملک ہے، جب ہماری سرحدوں کی طرف اپنے طیارے اڑانے کی کوشش کی تو ہمارے شاہینوں نے اس کے طیارے بھسم کر دیے۔ ان کے پانچ طیارے ایک S400 اور دوسری ایسی ہی چیزیں تباہ کر دیں اور مودی کی سوچ کو ملیامیٹ کر دیا۔ جناب والا! میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح ہماری عوام نے مسلح افواج کا حوصلہ بڑھایا، جس طرح ہر پاکستانی اپنی مٹی کی خاطر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑا ہو گیا، میں سمجھتا ہوں کہ بھٹو صاحب کے دیے ہوئے ایٹمی پروگرام نے، شہید بے نظیر بھٹو کے دیے ہوئے میزائل پروگرام نے ہندوستانیوں پر دہشت کی دھاک بٹھائے رکھی۔

جناب والا! میں آخر میں یہ دو الفاظ کہوں گا کہ ہم اس موقع پر چین، ترکیہ اور دوسرے ممالک کے شکر گزار ہیں کہ جنہوں نے واشگاف الفاظ میں پاکستان کے ساتھ کھڑے ہو کر اپنے آپ کو واضح کیا۔ ہماری افواج کی دلیری نے پوری دنیا میں مسلم افواج کے طور پر دھاک بٹھا دی چہ جائیکہ بھارتی جنرل پی آر شنکر نے یہ تک کہہ دیا کہ اگر مجھے option دی جاتی کہ چین سے مقابلہ کرو گے

یا پاکستان کے ساتھ تو میں کسی اور سے لڑنے کے لیے سوچتا۔ آخر میں ایک بات سامنے آئی کہ انڈیا وہ ملک ہے جس نے Rafale کی deal میں اکتالیس ہزار کروڑ کی corruption کی اور سرنڈر مودی نے انیل امبانی کو فائدہ پہنچایا، اس ملک کے وہ طیارے ہیں جس میں انہوں نے بے ایمانی کی ہے۔ یہاں تو میرا وزیراعظم مجھے PSDP scheme بھی نہیں دیتا ہے۔ میں آخر میں Army Chief عاصم منیر، Air Chief ظہیر بابر سندھو، Navel Chief نوید اشرف صاحب، National Security Advisor جنرل عاصم ملک صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ جناب والا! عوام تو عوام، سندھ کی جیلوں کے اندر جو قیدی بھرے پڑے ہوئے ہیں، انہوں نے بھی ساری رات نعرے لگائے بلکہ انہوں نے کہا کہ افواج بعد میں پہلے ہمیں سرحد پر بھیجیں۔ پاکستان زندہ باد، پاک افواج زندہ باد۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ، میرے نام لینے سے پہلے ہی چونکہ سردار عمر گورگیج صاحب کھڑے ہو گئے ہیں تو میری اتنی جرأت نہیں ہے کہ انہیں بیٹھنے کے لیے کہوں۔ جی سردار صاحب بولیں، آپ نے دو منٹ کا وعدہ کیا ہے۔

Senator Sardar Al Haj Muhammad Umer Gorgaij

سینیٹر سردار الحاج محمد عمر گورگیج: شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ کا فضل اور کرم ہے، اللہ نے ہماری مدد کی اور انڈیا کو شکست دی۔ ہماری بہادر افواج اور ہماری عوام جو مسلم ہیں انہوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ کہہ کر، ایک نعرے کے ساتھ دشمن کی تمام چیزوں کو تباہ کر دیا۔ اللہ نے ہمیں خوش خبری دی۔ پوری دنیا اب یہ سمجھتی ہے کہ واقعی پاکستان بھی ایک طاقتور ملک ہے۔ اگر میں یہ نہ کہوں تو ناانصافی ہو گی کہ جب فوج نے کہا کہ پیسے نہیں ہیں تو شہید ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہم گھاس کھائیں گے لیکن ایٹم بم بنائیں گے، آج ہمیں وہ ایٹم بم کام آیا۔ اگر یہ نہ ہوتا تو شاید ہماری حالت اور ہوتی، اللہ اسے جنت نصیب کرے، وہ شہید ہیں، شہید ویسے ہی زندہ ہیں لیکن آج وہ ہمیں یاد آرہے ہیں۔ شہید ذوالفقار علی بھٹو اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب اگر ہم ان کا نام نہ لیں تو وہ بھی نامناسب ہو گا کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب نے ایٹم بم پروگرام شروع کیا۔

(اس موقع پر ایوان میں ڈیسک بجائے گے)

میں افواج پاکستان اور پاکستان کے سب لوگوں کو جو حزب اختلاف، حزب اقتدار کی طرف جنہوں نے اتنی دلیری سے انڈیا کے مقابلے میں آج بالکل سب ایسے شیر و شکر ہو گئے ہیں اور ڈٹ کر انڈیا کو منہ اور مکا دکھایا ہے کہ پاکستان کا وقار پوری دنیا میں بہت بلند ہوا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرتے ہیں کہ اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہے۔ اگر وہ جو کچھ کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے۔ ان شاء اللہ جیت پاکستان کی ہو گی۔ پاکستان زندہ باد۔ ہماری فوج زندہ باد۔ ہمارے عوام زندہ باد۔ چاروں صوبے زندہ باد اور آزاد کشمیر، گلگت بلتستان زندہ باد۔ خدا حافظ السلام وعلیکم۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔ سینیٹر ندیم احمد بھٹو صاحب۔

Senator Nadeem Ahmed Bhutto

سینیٹر ندیم احمد بھٹو: شکریہ، جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے تو رب ذوالجلال کا شکر گزار ہوں کہ رب ذوالجلال کی مدد سے ایک اپنے سے بڑے دشمن کو ہماری بہادر مسلح افواج نے شکست دی۔ یہ جو معرکہ تھا، یہ معرکہ تھا دراصل بہترین سفارت کاری اور جھوٹ کے پروپیگنڈا کا۔ یہ جو معرکہ تھا ذمہ دار رپورٹنگ کا اور مضحکہ خیز خبروں کا، غیر سنجیدہ رپورٹنگ کا معرکہ تھا۔ دنیا نے دیکھا کہ کس طرح ہمارے شہروں کو quote کرکے کہا گیا کہ Lahore sea port پر ہندوستان نے حملہ کر دیا ہے۔ اس سے بڑی مضحکہ خیز خبر کیا ہو سکتی ہے۔ دنیا نے دیکھا کہ ہمارے میڈیا نے انتہائی ذمہ داری کے ساتھ بہترین رپورٹنگ کی اور یہ معرکہ تھا ایمان کے ساتھ جنگی حکمت عملی کا اور اپنے عوام اپنی قوم سے جھوٹ بول کر کہ پاکستان کے اتنے شہروں پر حملے ہو گئے ہیں اور پاکستان کا یہ، یہ نقصان ہوا ہے۔

میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس ماحول میں پوری قوم متحد تھی، متحد ہے اور ان شاء اللہ پوری قوم اور تمام پاکستان کی سیاسی پارٹیوں نے ذمہ داری کا مظاہرہ کیا۔ تمام پاکستان کے ٹی وی چینلز نے ذمہ داری کا مظاہرہ کیا۔ عوام نے ذمہ داری کا مظاہرہ کیا۔ فوج نے professionalism کے ساتھ مقابلہ کیا۔ میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا، میں اپنی افواج کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے فوری مؤثر اور پُر عزم ردعمل دے کر یہ ثابت کیا کہ پاکستانی فوج ایک پروفیشنل فوج ہے۔ ایک ذمہ دار فوج ہے جو نہ کبھی دبتی ہے نہ کبھی جھکتی ہے۔ قوم متحد ہے اور افواج تیار ہے۔ پاکستان ان شاء اللہ ہمیشہ سر

بلند رہے گا۔ سب سے زیادہ اختصار کے ساتھ میں اپنی بات کو ختم کروں گا۔ اقبال نے ٹھیک ہی کہا تھا کہ:

نہیں ہے نااُمید اقبالؔ اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹّی بہت زرخیز ہے ساقی

بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ جی۔ now there is an announcement

بہت سے ممبران ابھی ایوان میں بھی ہیں جو تقریر کرنا چاہتے ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جو ایوان میں نہیں ہیں اور وہ تقریر کرنا چاہیں گے لہٰذا یہ طے ہوا ہے consensus سے کہ یہ ایجنڈا کل جاری رہے گا اور بشمول ہمارے وزیر جناب طارق فضل چوہدری صاحب بھی بڑی دیر سے منتظر تھے ان سے بھی درخواست کی ہے کہ وہ کل اپنا floor لیں۔ تو ان شاء اللہ کل question hour نہیں ہوگا۔ یہ agenda item کل جاری رہے گا اور اسی موضوع پر تقاریر ہوں گی۔ بہت شکریہ۔

Now the House stands adjourned to meet again on Friday the 16th May, 2025 at 10:30 a.m

----

[The House was then adjourned to meet again on Friday the 16th May, 2025 at 10:30 a.m]